(۸) شق (۷) میں شامل کسی امر کے باوجود، اگر قومی اسمبلی اس وقت ٹوٹ چکی ہو جب ہنگامی حالت کا کوئی اعلان جاری کیا جائے تو وہ اعلان چار ماہ کی مدت کے لئے بدستور نافذ العمل رہے گا لیکن، اگر اسمبلی کا عام انتخاب مذکورہ مدت کے اختتام سے پہلے منعقد نہ ہو، تو وہ اس مدت کے اختتام پر ساقط العمل ہو جائے گا، تاوقتیکہ اسے سینٹ کی ایک قرارداد کے ذریعے پہلے ہی منظور نہ کیا جا چکا ہو۔

ہنگامی حالت کی مدت کے دوران بنیادی حقوق وغیرہ کو معطل کرنے کا اختیار۔

۲۳۳۔(۱) آرٹیکل ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹ اور ۲۴ میں شامل کوئی امر، جبکہ ہنگامی حالت کا اعلان نافذ العمل ہو، مملکت کے، جیسا کہ آرٹیکل ۷ میں تعریف کی گئی ہے، کوئی قانون وضع کرنے یا کوئی عاملانہ قدم اٹھانے کے اختیار پر، جس کے کرنے یا اٹھانے کی وہ مجاز ہوتی اگر مذکورہ آرٹیکل میں شامل احکام نہ ہوتے، پابندی عائد نہیں کرے گا، مگر اس طرح وضع شدہ کوئی قانون، اس وقت جبکہ مذکورہ اعلان منسوخ کر دیا جائے یا نافذ العمل نہ رہے، اس عدم اہلیت کی حد تک غیر مؤثر ہو جائے گا اور منسوخ شدہ متصور ہوگا۔

(۲) جس دوران ہنگامی حالت کا اعلان نافذ العمل ہو، صدر بذریعہ[1] فرمان یہ اعلان کر سکے گا کہ حصہ دوم کے باب اول کی رو سے عطا کردہ بنیادی حقوق میں سے ان کے نفاذ کے لئے جن کی فرمان میں صراحت کر دی جائے کسی عدالت سے رجوع کرنے کا حق اور کسی عدالت میں کوئی کارروائی جو اس طرح مصرحہ حقوق میں سے کسی کے نفاذ کے لئے ہو یا جس میں ان حقوق میں سے کسی کی خلاف ورزی کے متعلق کسی سوال کا تعین مطلوب ہو، اس مدت کے لئے معطل رہے گی جس کے دوران مذکورہ اعلان نافذ العمل رہے اور ایسا کوئی فرمان پورے پاکستان یا اس کے کسی حصہ کے بارے میں صادر کیا جا سکے گا۔

---

[1] بعض بنیادی حقوق کے نفاذ کے لئے کسی عدالت سے رجوع کرنے کے حق کو معطل کرنے کا فرمان جو جریدہ پاکستان، ۱۹۷۳ء غیر معمولی، حصہ اول، صفحہ ۶۰۲ کے ذریعے جاری کیا گیا تھا ایس آر او نمبر ۱۰۹۳ (۱) ۷۴ مورخہ ۱۴/اگست ۱۹۷۴ء کی رو سے منسوخ کر دیا گیا ہے۔ دیکھئے جریدہ پاکستان ۱۹۷۴ء غیر معمولی، حصہ دوم صفحہ ۱۵۴۸۔
بنیادی حقوق کو معطل کرنے کا فرمان جو ۲۸/مئی ۱۹۹۸ء کو جاری ہوا کے لئے دیکھئے نوٹیفیکیشن نمبر ۳-۹۸/منسٹری آئی مورخہ ۲۸/مئی ۱۹۹۸ء جریدہ پاکستان، ۱۹۹۸ء حصہ اول، صفحہ ۳۱۔

(۳) اس آرٹیکل کے تحت صادر کردہ ہر فرمان، جتنی جلد ممکن ہو، مشترکہ اجلاس کی[1] منظوری کے لئے پیش کیا جائیگا اور آرٹیکل ۲۳۲ کی شقات (۷) اور (۸) کے احکام کا اطلاق ایسے فرمان پر اس طرح ہوگا جس طرح ان کا اطلاق ہنگامی حالت کے اعلان پر ہوتا ہے۔

کسی صوبے میں دستوری نظام کے ناکام ہوجانے کی صورت میں اعلان جاری کرنے کا اختیار۔

۲۳۴۔ (۱) اگر صدر، کسی صوبے کے گورنر کی طرف سے کوئی رپورٹ موصول ہونے پر یا بصورت دیگر، مطمئن ہو جائے کہ ایسی صورتحال پیدا ہوگئی ہے جس میں صوبے کی حکومت دستور کے احکام کے مطابق نہیں چلائی جاسکتی، تو صدر کو اختیار ہوگا یا اگر اس کے بارے میں مشترکہ اجلاس میں کوئی قرارداد منظور ہو جائے تو صدر کیلئے لازم ہوگا کہ، اعلان کے ذریعے--

(الف) اس صوبے کی حکومت کے کل یا بعض کارہائے منصبی، اور ایسے کل یا بعض اختیارات جو صوبائی اسمبلی کے علاوہ صوبے کے کسی با اختیار ادارے یا ہیئت مجاز کو حاصل ہوں یا جن کو وہ استعمال کر سکتے ہوں خود سنبھال لے یا صوبے کے گورنر کو ہدایت دے کہ وہ صدر کی جانب سے انہیں سنبھال لے؛

(ب) یہ اعلان کر سکے کہ صوبائی اسمبلی کے اختیارات کا استعمال [2][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کرے گی یا اس کے حکم سے کیا جائے گا؛ اور

(ج) ایسے ضمنی اور ذیلی احکام وضع کرے جن کو صدر، اعلان کی غرض و غایت کو عمل میں لانے کے لئے ضروری یا مناسب خیال کرے، ان میں ایسے احکام بھی شامل ہیں جو صوبے کے کسی ادارہ یا ہیئت سے متعلق دستور کے کسی حکم پر عملدرآمد کو کلی یا جزوی

---

[1] مشترکہ اجلاس میں ۱۶ ستمبر ۱۹۷۳ء کو حسب ذیل قرارداد منظور کی گئی۔

"یہ کہ مشترکہ اجلاس دستور کے آرٹیکل ۲۳۴ کی شق (۷) کو اس کے آرٹیکل ۲۳۳ کی شق (۳) کے ساتھ ملا کر پڑھتے ہوئے اس کے تحت مذکورہ آرٹیکل ۲۳۳ کی شق (۴) کے تحت صادر کردہ ۱۴ اگست ۱۹۷۳ء کے فرمان صدر کو آرٹیکل ۲۳۴ کی شق (۷) کے پیرا الف میں مذکور مدت ختم ہونے کے بعد چھ ماہ کی مدت کے لئے مذکورہ فرمان کے بدستور نافذ العمل رہنے کو منظور کرتا ہے۔" فرمان صدر مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۷۳ء کو مزید چھ ماہ کی مدت کے لئے بدستور نافذ العمل رہنے کی منظوری دینے والی قرارداد کے لئے دیکھئے جریدہ پاکستان، غیر معمولی، حصہ سوم صفحہ ۳۴۳۔

مشترکہ اجلاس میں ۱۰ جون ۱۹۹۸ء کو حسب ذیل قرارداد منظور کی گئی۔

"یہ کہ مشترکہ اجلاس ۲۸ مئی ۱۹۹۸ء کے فرمان صدر کو دستور کے آرٹیکل ۲۳۳ کی شق (۴) کے تحت منظور کرتا ہے" دیکھئے جریدہ پاکستان ۱۹۹۸ء حصہ سوم صفحہ ۶۴۷۔

[2] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ بحریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ و جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

طور پر معطل کرنے کے لئے ہوں:

مگر شرط یہ ہے کہ اس آرٹیکل میں مذکور کوئی امر صدر کو اس بات کا اختیار نہیں دے گا کہ وہ ان اختیارات کو جو کسی عدالت عالیہ کو حاصل ہوں یا جنہیں وہ استعمال کر سکتی ہو خود سنبھال لے یا صوبے کے گورنر کو ہدایت کرے کہ وہ اس کی جانب سے مذکورہ اختیارات سنبھال لے اور نہ وہ عدالت ہائے عالیہ سے متعلق دستور کے کسی حکم کے عمل درآمد کو کلی یا جزوی طور پر معطل کرنے کا مجاز ہوگا۔

(۲) آرٹیکل ۱۰۵ کے احکامات کا اطلاق شق (۱) کے تحت گورنر کے کارہائے منصبی کی بجا آوری پر نہیں ہوگا۔

(۳) اس آرٹیکل کے تحت جاری شدہ اعلان ایک مشترکہ اجلاس کے سامنے پیش کیا جائے گا اور دو ماہ کی مدت گزر جانے پر نافذ العمل نہیں رہے گا، تاوقتیکہ مذکورہ مدت کے گزر جانے سے قبل اسے مشترکہ اجلاس کی قرارداد کے ذریعے منظور نہ کر لیا گیا ہو اور ایسی ہی قرارداد کے ذریعے اسے ایسی مزید مدت کے لئے بڑھایا جا سکے گا جو دو ماہ سے زیادہ نہ ہو؛ لیکن ایسا کوئی اعلان کسی بھی صورت میں چھ ماہ سے زیادہ تک نافذ العمل نہیں رہے گا۔

(۴) شق (۳) میں شامل کسی امر کے باوجود، اگر قومی اسمبلی اس وقت ٹوٹ چکی ہو، جب اس آرٹیکل کے تحت کوئی اعلان جاری کیا جائے تو وہ اعلان تین ماہ کی مدت کے لئے بدستور نافذ العمل رہے گا لیکن، اسمبلی کا عام انتخاب مذکورہ مدت کے اختتام سے پہلے منعقد نہ ہو، تو وہ اس مدت کے اختتام پر ساقط العمل ہو جائے گا تاوقتیکہ اسے سینٹ کی ایک قرارداد کے ذریعہ پہلے ہی منظور نہ کیا جا چکا ہو۔

(۵) جب اس آرٹیکل کے تحت جاری شدہ کسی اعلان کے ذریعے اس امر کا اعلان کر دیا گیا ہو کہ صوبائی اسمبلی کے اختیارات کا استعمال [مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)][1] کرے گی یا اس کے اختیار مجاز کے تحت ان کا استعمال کیا جائے گا تو --

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ بحریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۱۲ و جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

(الف) [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کو اختیار ہوگا کہ مشترکہ اجلاس میں صوبائی اسمبلی کے اختیار قانون سازی میں شامل کسی امر سے متعلق قوانین وضع کرنے کا اختیار صدر کے سپرد کردے؛

(ب) [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے مشترکہ اجلاس یا صدر کو، اگر اسے پیرا (الف) کے تحت مجاز کیا گیا ہو، اختیار ہوگا کہ وہ وفاق یا اس کے افسروں اور حکام مجاذ کو اختیارات عطا کرنے اور فرائض عائد کرنے یا اختیارات عطا کرنے اور فرائض عائد کرنے کا مجاز کرنے کے لئے قوانین وضع کرے؛

(ج) صدر کو، جب [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کا اجلاس نہ ہو رہا ہو، اختیار ہوگا کہ [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے مشترکہ اجلاس سے ایسے خرچ کی منظوری حاصل ہونے تک، صوبائی مجموعی فنڈ سے خرچ کی منظوری دے، خواہ یہ خرچ دستور کی رو سے مذکورہ فنڈ سے واجب الادا ہو یا نہ ہو؛ اور

(د) [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کو مشترکہ اجلاس میں یہ اختیار ہوگا کہ قرارداد کے ذریعے پیرا (ج) کے تحت صدر کی طرف سے منظور کردہ خرچ کی اجازت دے۔

(۲) کوئی قانون جسے [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] یا صدر نے وضع کیا ہو جس کے وضع کرنے کا اختیار [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] یا صدر کو نہ ہوتا، اگر اس آرٹیکل کے بموجب اعلان جاری نہ ہوا ہوتا، تو وہ اس آرٹیکل کے تحت اعلان کی مدت ختم ہونے کے چھ ماہ بعد عدم اہلیت کی حد تک غیر موثر ہو جائے گا، سوائے ان امور کے جو مذکورہ مدت کے ختم ہونے سے قبل انجام پا چکے ہوں یا انجام دہی سے نظر انداز ہو گئے ہوں۔

مالی ہنگامی حالت کی صورت میں اعلان۔

۲۳۵۔ (۱) اگر صدر کو اطمینان ہو جائے کہ ایسی صورت حال پیدا ہو گئی ہے جس سے پاکستان یا اس کے کسی حصہ کی اقتصادی زندگی، مالی استحکام یا ساکھ کو خطرہ لاحق ہے، تو وہ، صوبوں کے گورنروں سے یا جیسی بھی صورت ہو، متعلقہ صوبے کے گورنر سے مشورے کے بعد، اس

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ بحریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

سلسلے میں فرمان کے ذریعے اعلان کر سکے گا اور جب ایسا اعلان نافذ العمل ہو تو وفاق کا انتظامی اختیار کسی صوبے کو ایسی ہدایات دینے پر کہ وہ ان ہدایات میں متعین کردہ مالیاتی موزونیت کے اصولوں پر عمل کرے اور ایسی دیگر ہدایات دینے پر وسعت پذیر ہو گا جنہیں صدر، پاکستان یا اس کے کسی حصہ کی اقتصادی زندگی، مالی استحکام یا ساکھ کے مفاد کی خاطر ضروری سمجھے۔

(۲) دستور میں شامل کسی امر کے باوجود، ایسی ہدایات میں ایسا حکم بھی شامل ہو سکے گا جس میں کسی صوبے کے امور کے سلسلہ میں ملازمت کرنے والے سب افراد یا ان کے کسی طبقے کی تنخواہ اور بھتہ جات میں تخفیف کا حکم دیا گیا ہو۔

(۳) جب اس آرٹیکل کے تحت جاری کردہ کوئی اعلان نافذ العمل ہو تو صدر وفاق کے امور کے سلسلہ میں ملازمت کرنے والے سب افراد یا ان کے کسی طبقہ کی تنخواہوں اور بھتہ جات میں تخفیف کیلئے ہدایات جاری کر سکے گا۔

(۴) آرٹیکل ۲۳۴ کی شقات (۳) اور (۴) کے احکام اس آرٹیکل کے تحت جاری کردہ کسی اعلان پر اسی طرح اطلاق پذیر ہوں گے جس طرح وہ مذکورہ آرٹیکل کے تحت جاری کردہ اعلان پر اطلاق پذیر ہوتے ہیں۔

اعلان کی تنسیخ وغیرہ۔

۲۳۶۔ (۱) اس حصہ کے تحت جاری ہونے والا کوئی اعلان بعد میں جاری ہونے والے اعلان سے تبدیل کیا جا سکے گا یا منسوخ کیا جا سکے گا۔

(۲) اس حصہ کے تحت جاری کئے جانے والے کسی اعلان یا صادر کئے جانے والے کسی فرمان کے جواز پر کسی عدالت میں اعتراض نہیں کیا جائے گا۔

[مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کو بعض وغیرہ کے قوانین وضع کرنے سے روکنے کی مجاز نہیں ہو گی۔

۲۳۷۔ اس دستور میں کوئی امر [مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے لئے کسی ایسے شخص کی جو وفاقی حکومت یا کسی صوبائی حکومت کی ملازمت میں ہو، یا کسی دیگر شخص کی، کسی ایسے فعل کی نسبت بریت سے متعلق قانون وضع کرنے میں مانع نہ ہو گا جو پاکستان کے کسی علاقے میں امن و امان برقرار رکھنے اور اس کی بحالی کے سلسلے میں کیا گیا ہو۔

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ بحریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

حصہ یازدہم

دستور کی ترمیم

دستور کی ترمیم۔

۲۳۸۔ اس حصے کے تابع، اس دستور میں [۱][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے ایکٹ کے ذریعے ترمیم کی جا سکے گی۔

دستور میں ترمیم کا بل۔

[۲][**۲۳۹۔** (۱) دستور میں ترمیم کرنے کے بل کی ابتداء کسی بھی ایوان میں کی جا سکے گی اور، جبکہ اس بل کو ایوان کی کل رکنیت کے کم از کم دو تہائی ووٹوں سے منظور کر لیا جائے، تو اسے دوسرے ایوان میں بھیج دیا جائے گا۔

(۲) اگر بل کو اس ایوان کی کل رکنیت کے کم از کم دو تہائی ووٹوں سے بلا ترمیم منظور کر لیا جائے جسے شق (۱) کے تحت اسے بھیجا گیا تھا، تو اسے، شق (۴) کے احکام کے تابع، صدر کی منظوری کے لئے پیش کیا جائے گا۔

(۳) اگر بل کو اس ایوان کی کل رکنیت کے کم از کم دو تہائی ووٹوں سے ترمیم کے ساتھ منظور کیا جائے جسے شق (۱) کے تحت اسے بھیجا گیا تھا تو اس پر وہ ایوان دوبارہ غور کرے گا جس میں اس کی ابتدا ہوئی تھی، اور اگر بل کو جس طرح کہ اول الذکر ایوان میں اس میں ترمیم کی گئی تھی آخر الذکر ایوان کی طرف سے اس کی کل رکنیت کے کم از کم دو تہائی ووٹوں سے منظور کر لیا جائے تو اسے، شق (۴) کے احکام کے تابع، صدر کی منظوری کے لئے پیش کیا جائے گا۔

(۴) دستور میں ترمیم کے کسی بل کو جو کسی صوبے کی حدود میں ردوبدل کا اثر رکھتا ہو صدر کی منظوری کے لئے پیش نہیں کیا جائے گا تاوقتیکہ اسے اس صوبے کی صوبائی اسمبلی نے اپنی کل رکنیت کے کم از کم دو تہائی ووٹوں سے منظور نہ کر لیا ہو۔

---

۱ احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ بحریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

۲ فرمان دستور (ترمیم دوم) ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۲۰ بحریہ ۱۹۸۵) کے آرٹیکل ۳ کی رو سے آرٹیکل ۲۳۹ کی بجائے تبدیل کیا گیا ہے جسے قبل ازیں فرمان صدر نمبر ۱۴ بحریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے اصل آرٹیکل ۲۳۹ کی بجائے تبدیل کیا گیا تھا۔

(۵) دستور میں کسی ترمیم پر کسی عدالت میں کسی بناء پر چاہے جو کچھ ہو کوئی اعتراض نہیں کیا جائے گا۔

(۶) ازالہ شک کے لئے، بذریعہ ہذا قرار دیا جاتا ہے کہ دستور کے احکام میں سے کسی میں ترمیم کرنے کے مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ) کے اختیار پر کسی بھی قسم کی کوئی پابندی نہیں ہے۔]

حصہ دوازدہم

متفرقات

باب ۱۔ ملازمتیں

پاکستان کی ملازمت میں تقرر اور شرائط ملازمت۔

۲۴۰۔ دستور کے تابع، پاکستان کی ملازمت میں افراد کا تقرر اور ان کی شرائط ملازمت کا تعین۔۔

(الف) وفاق کی ملازمتوں، وفاق کے امور کے سلسلے میں اسامیوں اور کل پاکستان ملازمتوں کی صورت میں، [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے ایکٹ کے تحت یا اس کے ذریعے ہوگا؛ اور

(ب) کسی صوبے کی ملازمتوں اور کسی صوبے کے امور کے سلسلے میں آسامیوں کی صورت میں، اس صوبائی اسمبلی کے ایکٹ کے تحت یا اس کے ذریعے ہوگا۔

تشریح: اس آرٹیکل میں ''کل پاکستان ملازمت'' سے وفاق اور صوبوں کی کوئی مشترک ملازمت مراد ہے جو یوم آغاز سے عین قبل موجود تھی یا جسے [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے ایکٹ کے ذریعے وضع کیا جائے۔

موجودہ قواعد وغیرہ جاری رہیں گے۔

۲۴۱۔ جب تک کہ متعلقہ مقننہ آرٹیکل ۲۴۰ کے تحت کوئی قانون نہ بنائے، یوم آغاز سے عین قبل نافذ العمل قواعد اور احکام، جہاں تک وہ دستور کے احکام سے مطابقت رکھتے ہوں، نافذ العمل رہیں گے اور ان میں وفاقی حکومت یا، جیسی بھی صورت ہو، صوبائی حکومت وقتاً فوقتاً ترمیم کر سکے گی۔

پبلک سروس کمیشن۔

۲۴۲۔ (۱) [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] وفاق کے امور سے متعلق اور کسی صوبے کی صوبائی اسمبلی اس صوبے کے امور سے متعلق قانون کے ذریعے پبلک سروس کمیشن کے قیام اور تشکیل کے احکام وضع کر سکے گی۔

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ بحریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے ''پارلیمنٹ'' کی بجائے تبدیل کیے گئے۔

[1][(۱۔الف) وفاق کے امور سے متعلق تشکیل کردہ پبلک سروس کمیشن کے چیئرمین کا تقرر صدر اپنی صوابدید پر کرے گا۔]

(۲) کوئی پبلک سروس کمیشن ایسے کارہائے منصبی انجام دے گا، جو قانون کے ذریعے مقرر کئے جائیں۔

باب ۲۔ مسلح افواج

مسلح افواج کی کمان۔

۲۴۳۔(۱) وفاقی حکومت کے پاس مسلح افواج کی کمان اور کنٹرول ہوگا۔

[1][(۱۔الف) قبل الذکر حکم کی عمومیت پر اثر انداز ہوئے بغیر، مسلح افواج کی اعلیٰ کمان صدر کے ہاتھ میں ہوگی۔]

(۲) صدر کو، قانون کے تابع، یہ اختیار ہوگا کہ وہ--

(الف) پاکستان کی بری، بحری اور فضائی افواج اور مذکورہ افواج کے محفوظ دستے قائم کرے اور ان کی دیکھ بھال کرے؛ [2][اور]

(ب) مذکورہ افواج میں کمیشن عطا کرے؛[2][۔]

[2]☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

[2][(۳) صدر،[3][،--وزیراعظم کے ساتھ مشورہ سے]

(الف) چیئرمین جوائنٹ چیف آف اسٹاف کمیٹی؛

(ب) چیف آف آرمی اسٹاف؛

(ج) چیف آف نیول اسٹاف؛

(د) چیف آف ایئر اسٹاف،

کا تقرر کرے گا اور ان کی تنخواہوں اور الاؤنسوں کا تعین بھی کرے گا۔]

مسلح افواج کا حلف۔

۲۴۴۔ مسلح افواج کا ہر رُکن جدول سوم میں دی گئی عبارت میں حلف اٹھائے گا۔

مسلح افواج کے کارہائے منصبی۔

۲۴۵۔[4][(۱) مسلح افواج، وفاقی حکومت کی ہدایات کے تحت، بیرونی جارحیت یا جنگ کے خطرے کے خلاف پاکستان کا دفاع کریں گی، اور؛ قانون کے تابع، شہری حکام کی امداد میں، جب ایسا کرنے کیلئے طلب کی جائیں، کام کریں گی۔

---

[1] فرمان صدر نمبر ۱۴ بحریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے شامل کی گئی۔

[2] فرمان قانونی ڈھانچہ ۲۰۰۲ء (فرمان چیف ایگزیکٹو نمبر ۲۴ بحریہ ۲۰۰۲ء) کے آرٹیکل ۳ اور جدول کی رو سے اضافہ، تبدیل اور حذف کئے گئے۔

[3] دستور (سترہویں ترمیم) ایکٹ ۲۰۱۰ء (نمبر ۳ بابت ۲۰۱۰ء) کی رو سے تبدیل کیا گیا۔

[4] دستور (ترمیم ہفتم) ایکٹ، ۱۹۷۷ء (نمبر ۲۳ بابت ۱۹۷۷ء) کی دفعہ ۲ (نفاذپذیر از ۲۱ اپریل ۱۹۷۷ء) کی رو سے دوبارہ نمبر لگایا گیا اور اضافہ کیا گیا۔

[۱][(۲) شق (۱) کے تحت وفاقی حکومت کی طرف سے جاری شدہ کسی ہدایت کے جواز کو کسی عدالت میں زیر اعتراض نہیں لایا جائے گا۔

(۳) کوئی عدالت عالیہ کسی ایسے علاقے میں جس میں پاکستان کی مسلح افواج، فی الوقت، آرٹیکل ۲۴۵ کی تعمیل میں شہری حکام کی مدد کے لئے کام کر رہی ہوں، آرٹیکل ۱۹۹ کے تحت کوئی اختیار سماعت استعمال نہیں کرے گی:

مگر شرط یہ ہے کہ اس شق کا اس دن سے عین قبل جس پر مسلح افواج نے شہری حکام کی مدد کے لئے کام کرنا شروع کیا ہو کسی زیر سماعت کارروائی سے متعلق عدالت عالیہ کے اختیار سماعت کو متاثر کرنا متصور نہیں ہوگا۔

(۴) شق (۳) میں محولہ کسی علاقہ سے متعلق کوئی کارروائی جسے اس دن یا اس کے بعد دائر کیا گیا ہو جبکہ مسلح افواج نے شہری حکام کی مدد کے لئے کام شروع کیا ہو اور جو کسی عدالت عالیہ میں زیر سماعت ہو، اس عرصے کے لئے معطل رہے گی جس کے دوران مسلح افواج بایں طور کام کر رہی ہوں۔]

باب ۳۔ قبائلی علاقہ جات

قبائلی علاقہ جات۔

۲۴۶۔ اس دستور میں،--

(الف) ''قبائلی علاقہ جات'' سے پاکستان کے وہ علاقہ جات مراد ہیں جو، یوم آغاز سے عین قبل، قبائلی علاقہ جات تھے اور ان میں حسب ذیل شامل ہیں .....

(اول) بلوچستان اور شمال مغربی سرحدی صوبے کے قبائلی علاقہ جات؛ اور

(دوم) امب، چترال، دیر اور سوات کی سابقہ ریاستیں؛

(ب) ''صوبے کے زیر انتظام قبائلی علاقہ جات'' سے حسب ذیل مراد ہیں .....

---

[۱] دستور (ترمیم ہفتم) ایکٹ، ۱۹۷۷ (نمبر ۴۳ بابت ۱۹۷۷) کی دفعہ ۴ (نفاذ پذیر از ۲۱/اپریل ۱۹۷۷) کی رو سے دوبارہ نمبر لگایا گیا اور اضافہ کیا گیا۔

(اول) چترال، دیر اور سوات (جس میں کالام شامل ہے) کے اضلاع[1] (ضلع کوہستان کا قبائلی علاقہ،] مالاکنڈ کا محفوظ علاقہ، ضلع[2] [مانسہرہ] سے ملحقہ قبائلی علاقہ اور امب کی سابق ریاست؛ اور

(دوم) ضلع ژوب، ضلع لورالائی (تحصیل ڈکی کے علاوہ) ضلع چاغی کی تحصیل دالبندین اور ضلع سبی کے مری اور بگتی قبائلی علاقہ جات؛ اور

(ج) ''وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقہ جات'' میں حسب ذیل شامل ہیں .....

(اول) ضلع پشاور سے ملحقہ قبائلی علاقہ جات؛

(دوم) ضلع کوہاٹ سے ملحقہ قبائلی علاقہ جات؛

(سوم) ضلع بنوں سے ملحقہ قبائلی علاقہ جات؛

(چہارم) ضلع ڈیرہ اسماعیل خان سے ملحقہ قبائلی علاقہ جات؛

[3][(پنجم) باجوڑ ایجنسی؛

(پنجم الف) اورک زئی ایجنسی؛]

(ششم) مہمند ایجنسی؛

(ہفتم) خیبر ایجنسی؛

(ہشتم) کرم ایجنسی؛

(نہم) شمالی وزیرستان ایجنسی؛ اور

(دہم) جنوبی وزیرستان ایجنسی۔

---

[1] دستور (ترمیم ششم) ایکٹ، ۱۹۷۶ء نمبر ۸۴ بابت ۱۹۷۶ء کی دفعہ ۴ (نفاذ پذیر از یکم اکتوبر، ۱۹۷۶ء) کی رو سے شامل کیے گئے اور ہایں طور شامل شدہ متصور ہوں گے۔

[2] بحوالہ عین ماقبل ''ہزارہ'' کی بجائے تبدیل کیا گیا اور ہایں طور پر تبدیل شدہ متصور ہوگا۔

[3] بحوالہ عین ماقبل اصل ذیلی پیرا (پنجم) کی بجائے تبدیل کیے گئے اور ہایں طور تبدیل شدہ متصور ہوں گے (نفاذ پذیر از یکم دسمبر، ۱۹۷۳ء)۔

قبائلی علاقہ جات کا انتظام۔

۲۴۷۔ (۱) دستور کے تابع، وفاق کا عاملانہ اختیار مرکز کے زیر انتظام قبائلی علاقہ جات پر وسعت پذیر ہوگا، اور کسی صوبے کا عاملانہ اختیار اس میں شامل صوبے کے زیر انتظام قبائلی علاقہ جات پر وسعت پذیر ہوگا۔

(۲) صدر، وقتاً فوقتاً، کسی صوبے میں شامل علاقہ جات یا ان کے کسی حصہ سے متعلق اس صوبے کے گورنر کو ایسی ہدایات دے سکے گا جو وہ ضروری خیال کرے، اور گورنر اس آرٹیکل کے تحت اپنے کارہائے منصبی کی انجام دہی میں مذکورہ ہدایات کی تعمیل کرے گا۔

(۳) [مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کا کوئی ایکٹ وفاق کے زیر انتظام کسی قبائلی علاقے یا اس کے کسی حصے پر اطلاق پذیر نہ ہوگا، جب تک کہ صدر اس طرح ہدایت نہ دے، اور [مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] یا کسی صوبائی اسمبلی کا کوئی ایکٹ صوبے کے زیر انتظام کسی قبائلی علاقے یا اس کے کسی حصے پر اطلاق پذیر نہ ہوگا جب تک کہ اس صوبے کا گورنر جس میں وہ قبائلی علاقہ واقع ہو، صدر کی منظوری سے، اس طرح ہدایت نہ دے؛ اور کسی قانون سے متعلق کوئی ایسی ہدایت دیتے وقت، صدر یا، جیسی بھی صورت ہو، گورنر، یہ ہدایت دے سکے گا کہ اس قانون کا اطلاق کسی قبائلی علاقے پر، یا اس کے کسی مصرحہ حصے پر، ایسی مستثنیات اور ترمیمات کے ساتھ ہوگا جس کی صراحت اس ہدایت میں کردی جائے۔

(۴) دستور میں شامل کسی امر کے باوجود، صدر، [مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے اختیارات قانون سازی کے اندر کسی معاملے سے متعلق، اور کسی صوبے کا گورنر، صدر کی ماقبل منظوری سے، صوبائی اسمبلی کے اختیارات قانون سازی کے اندر کسی معاملے سے متعلق، صوبے کے زیر انتظام کسی قبائلی علاقے یا اس کے کسی ایسے حصے کے لئے جو اس صوبے میں واقع ہو، امن وامان اور بہتر نظم ونسق کے لئے ضوابط وضع کر سکے گا۔

(۵) دستور میں شامل کسی امر کے باوجود، صدر کسی معاملے سے متعلق، وفاق کے زیر انتظام کسی قبائلی علاقہ یا اس کے کسی حصہ کے امن وامان اور بہتر نظم ونسق کے لئے ضوابط وضع کر سکے گا۔

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ بحریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

(۶) صدر، کسی وقت بھی، فرمان کے ذریعے، ہدایت دے سکے گا کہ کسی قبائلی علاقے کا تمام یا کوئی حصہ قبائلی علاقہ نہیں رہے گا، اور مذکورہ فرمان میں ایسے ضمنی اور ذیلی احکام شامل ہو سکیں گے جو صدر کو ضروری اور مناسب معلوم ہوں:

مگر شرط یہ ہے کہ اس شق کے تحت کوئی فرمان صادر کرنے سے پہلے صدر، اس طریقے سے جو وہ مناسب سمجھے، متعلقہ علاقے کے عوام کی رائے، جس طرح کہ قبائلی جرگے میں ظاہر کی جائے، معلوم کرے گا۔

(۷) کسی قبائلی علاقے سے متعلق دستور کے تحت نہ عدالت عظمیٰ اور نہ کوئی عدالت عالیہ اپنا اختیار سماعت استعمال کرے گی تاوقتیکہ [1][مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ)] بذریعہ قانون بصورت دیگر حکم نہ دے:

مگر شرط یہ ہے کہ اس شق میں کوئی امر اس اختیار سماعت پر اثر انداز نہ ہوگا جو عدالت عظمیٰ یا کوئی عدالت عالیہ کسی قبائلی علاقہ سے متعلق یوم آغاز سے عین قبل استعمال کرتی تھی۔

باب ۴۔ عام

صدر، گورنر، وزیر وغیرہ کا تحفظ۔

۲۴۸۔(۱) صدر، کوئی گورنر، وزیر اعظم، کوئی وفاقی وزیر، کوئی وزیر مملکت، وزیر اعلیٰ اور کوئی صوبائی وزیر اپنے متعلقہ عہدے کے اختیارات استعمال کرنے اور ان کے کارہائے منصبی انجام دینے کی بنا پر، یا کسی ایسے فعل کی بنا پر جو ان اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے اور کارہائے منصبی انجام دیتے ہوئے کیے گئے ہوں یا جن کا کیا جانا مترشح ہو، کسی عدالت کے سامنے جوابدہ نہیں ہوں گے:

مگر شرط یہ ہے کہ اس شق میں کسی امر سے کسی شخص کے وفاق یا صوبے کے خلاف مناسب قانونی کارروائیاں کرنے کے حق میں مانع ہونے کا مفہوم اخذ نہیں کیا جائے گا۔

(۲) صدر یا کسی گورنر کے خلاف، اس کے عہدے کی میعاد کے دوران کسی عدالت میں کوئی فوجداری مقدمات نہ قائم کیے جائیں گے اور نہ جاری رکھے جائیں گے۔

۱۔ احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ بحریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کیے گئے۔

(۳) صدر یا کسی گورنر کے عہدے کی میعاد کے دوران کسی عدالت کی طرف سے اس کی گرفتاری یا قید کے لئے کوئی حکم جاری نہیں ہوگا۔

(۴) صدر یا کسی گورنر کے خلاف، خواہ اس کے عہدہ سنبھالنے سے پہلے یا بعد میں اس کی ذاتی حیثیت میں کسی فعل کے کرنے یا نہ کرنے سے متعلق، اس کے عہدے کی میعاد کے دوران کوئی دیوانی مقدمہ جس میں اس کے خلاف دادرسی چاہی گئی ہو، قائم نہیں کیا جائے گا، تاوقتیکہ مقدمہ قائم ہونے سے کم از کم ساٹھ دن پیشتر اس کو تحریری نوٹس نہ دیا گیا ہو یا قانون کے ذریعے مقررہ طریقے کے مطابق نہ بھیجا گیا ہو جس میں مقدمہ کی نوعیت، کارروائی کی وجہ، اس فریق کا نام، کیفیت اور جائے رہائش جس کی جانب سے مقدمہ قائم ہوتا ہے اور دادرسی جس کا دعویٰ وہ فریق کرتا ہے، درج ہو۔

کوئی قانونی کارروائی۔

۲۴۹۔(۱) کوئی قانونی کارروائی جو، اگر دستور نہ ہوتا تو، کسی ایسے معاملے کی بابت جو، یوم آغاز سے عین قبل، وفاق کی ذمہ داری تھا اور جو، دستور کے تحت، کسی صوبے کی ذمہ داری ہو گیا ہے، وفاق کی طرف سے یا اس کے خلاف کی جا سکتی تھی، متعلقہ صوبے کی طرف سے یا اس کے خلاف کی جائے گی؛ اور اگر یوم آغاز سے عین قبل کوئی مذکورہ قانونی کارروائی کسی عدالت میں تصفیہ طلب تھی تو اس صورت میں اس کارروائی میں اس دن سے وفاق کی بجائے متعلقہ صوبے کا تبدیل کیا جانا متصور ہوگا۔

(۲) کوئی قانونی کارروائی جو اگر دستور نہ ہوتا تو کسی ایسے معاملے کی بابت جو یوم آغاز سے عین قبل صوبے کی ذمہ داری تھا اور جو دستور کے تحت، وفاق کی ذمہ داری ہو گیا ہے کسی صوبے کی طرف سے یا اس کے خلاف کی جا سکتی تھی، وفاق کی طرف سے یا اس کے خلاف کی جائے گی؛ اور اگر یوم آغاز سے عین قبل کوئی مذکورہ قانونی کارروائی کسی عدالت میں تصفیہ طلب تھی تو اس صورت میں اس کارروائی میں اس دن سے اس صوبے کی بجائے وفاق کا تبدیل کیا جانا متصور ہوگا۔

صدر وغیرہ کی تنخواہیں، بھتہ جات وغیرہ۔

۲۵۰۔ (۱) یوم آغاز سے دو سال کے اندر اندر، صدر، اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر اور قومی اسمبلی یا کسی صوبائی اسمبلی کے کسی رکن، سینٹ کے چیئرمین اور ڈپٹی چیئرمین، اور کسی رکن، وزیر اعظم، کسی وفاقی وزیر، کسی وزیر مملکت، [1] ☆☆☆☆ کسی وزیر اعلیٰ، کسی صوبائی وزیر اور چیف الیکشن کمشنر کی تنخواہیں،

---

[1] الفاظ اور سکتہ "کوئی گورنر" دستور (ترمیم اول) ایکٹ، ۱۹۷۴ء (نمبر ۳۳ بابت ۱۹۷۴ء) کی دفعہ ۱۳ کی رو سے حذف کیے گئے (نفاذ پذیر از ۴/۱۳ مئی ۱۹۷۴ء)۔

بھتہ جات اور مراعات کا تعین کرنے کے لئے قانون کے ذریعے احکام وضع کئے جائیں گے۔

(۲) جب تک کہ قانون کے ذریعے دیگر احکام وضع نہ کئے جائیں--

(الف) صدر، قومی اسمبلی یا کسی صوبائی اسمبلی کے اسپیکر یا ڈپٹی اسپیکر یا کسی رکن، کسی وفاقی وزیر، وزیر مملکت، [1]☆ ☆کسی وزیر اعلیٰ، کسی صوبائی وزیر اور چیف الیکشن کمشنر کی تنخواہیں، بھتہ جات اور مراعات وہی ہوں گی جن کا صدر، قومی اسمبلی پاکستان یا کسی صوبائی اسمبلی کا اسپیکر، ڈپٹی اسپیکر یا رکن، کوئی وفاقی وزیر، کوئی وزیر مملکت [1]☆ ☆کوئی وزیر اعلیٰ، کوئی صوبائی وزیر، یا جیسی بھی صورت ہو، چیف الیکشن کمشنر یوم آغاز سے عین قبل مستحق تھا؛ اور

(ب) چیئرمین، ڈپٹی چیئرمین، وزیر اعظم اور سینٹ کے کسی رکن کی تنخواہیں، بھتہ جات اور مراعات وہ ہوں گی جو صدر بذریعہ فرمان متعین کرے۔

(۳) کسی شخص کی تنخواہ، بھتہ جات اور مراعات میں، جو--

(الف) صدر؛

(ب) چیئرمین یا ڈپٹی چیئرمین؛

(ج) قومی اسمبلی یا کسی صوبائی اسمبلی کے اسپیکر یا ڈپٹی اسپیکر؛

(د) کسی گورنر؛

(ہ) چیف الیکشن کمشنر؛ یا

(و) محاسب اعلیٰ،

کے عہدہ پر فائز ہو، اس کی میعاد عہدہ کے دوران اس کے مفاد کے منافی تغیر نہیں کیا جائے گا۔

(۴) کسی وقت جبکہ چیئرمین یا اسپیکر صدر کے طور پر فرائض انجام دے رہا ہو، تو وہ ایسی تنخواہ،

---

[1] الفاظ اور سکتہ "کوئی گورنر" دستور (ترمیم بل) ایکٹ، ۱۹۷۴ء (نمبر ۳۳ بابت ۱۹۷۴ء) کی دفعہ ۱۳ کی رو سے حذف کئے گئے (نفاذ پذیر از ۱۴ اگست ۱۹۷۴ء)۔

بھتہ جات اور مراعات کا مستحق ہوگا جس کا صدر ہے لیکن وہ چیئرمین یا اسپیکر یا [لے مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے رکن کے فرائض منصبی انجام نہیں دے گا اور نہ وہ چیئرمین یا اسپیکر یا کسی مذکورہ رکن کی تنخواہ، بھتہ جات یا مراعات کا مستحق ہوگا۔

قومی زبان۔

۲۵۱۔ (۱) پاکستان کی قومی زبان اردو ہے اور یوم آغاز سے پندرہ برس کے اندر اندر اس کو سرکاری و دیگر اغراض کے لئے استعمال کرنے کے انتظامات کئے جائیں گے۔

(۲) شق (۱) کے تابع، انگریزی زبان اس وقت تک سرکاری اغراض کے لئے استعمال کی جا سکے گی، جب تک کہ اس کے اردو سے تبدیل کرنے کے انتظامات نہ ہو جائیں۔

(۳) قومی زبان کی حیثیت کو متاثر کئے بغیر، کوئی صوبائی اسمبلی قانون کے ذریعہ قومی زبان کے علاوہ کسی صوبائی زبان کی تعلیم، ترقی اور اس کے استعمال کے لئے اقدامات تجویز کر سکے گی۔

بڑی بندرگاہوں اور ہوائی اڈوں سے متعلق خاص احکام۔

۲۵۲۔ (۱) دستور یا کسی قانون میں شامل کسی امر کے باوجود، صدر عام اعلان کے ذریعہ، اس امر کی ہدایت دے سکے گا کہ، کسی مصرحہ تاریخ سے اس عرصہ تک جس کی میعاد تین ماہ سے زیادہ نہ ہو گی، کوئی مصرحہ قانون، خواہ وفاقی قانون ہو یا صوبائی قانون، کسی مصرحہ بڑی بندرگاہ یا بڑے ہوائی اڈے پر اطلاق پذیر نہ ہوگا یا کسی مصرحہ بڑی بندرگاہ یا بڑے ہوائی اڈے پر مصرحہ مستثنیات یا ترمیمات کے تابع اطلاق پذیر ہوگا۔

(۲) اس آرٹیکل کے تحت کسی قانون کے متعلق کسی ہدایت کا اجراء ہدایت میں مصرحہ تاریخ سے پہلے اس قانون کے عملدرآمد پر اثر انداز نہ ہوگا۔

جائیداد وغیرہ پر انتہائی تحدیدات۔

۲۵۳۔ (۱) [لے مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] بذریعہ قانون--

(الف) ایسی جائیداد یا اس کی کسی قسم کے بارے میں جو کوئی شخص ملکیت، تصرف، قبضہ یا نگرانی میں رکھ سکے گا انتہائی تحدیدات مقرر کر سکے گی؛ اور

(ب) اعلان کر سکے گی کہ ایسے قانون میں مصرحہ کوئی کاروبار، تجارت، صنعت یا خدمت، وفاقی حکومت یا کوئی صوبائی حکومت یا ایسی کسی حکومت کے زیر نگرانی کوئی کارپوریشن دیگر اشخاص کو، مکمل یا جزوی طور پر خارج کر کے، چلائے گی یا زیر ملکیت رکھے گی۔

لے احیائے دستور ۱۹۷۳ کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ بحریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

(۲) کوئی قانون جو کسی شخص کو اس رقبہ اراضی سے زیادہ اراضی کی منفعتی ملکیت یا منفعتی قبضہ کی اجازت دے جو وہ یوم آغاز سے عین قبل جائز طور پر منفعتی ملکیت میں رکھ سکتا تھا یا منفعتی قبضہ میں لا سکتا تھا، کالعدم ہوگا۔

وقت مطلوبہ کے اندر نہ ہونے کے باعث کوئی فعل کالعدم نہ ہوگا۔

۲۵۴۔ جب کوئی فعل یا امر دستور کی رو سے ایک خاص مدت میں کرنا مطلوب ہو اور اس مدت میں نہ کیا جائے تو اس فعل یا امر کا کرنا صرف اس وجہ سے کالعدم نہ ہوگا یا بصورت دیگر غیر مؤثر نہ ہوگا کہ یہ مذکورہ مدت میں نہیں کیا گیا تھا۔

حلف۔

۲۵۵۔ (۱) کوئی حلف جو دستور کے تحت کسی شخص سے لینا مطلوب ہو[1] [ترجیحاً اردو میں لیا] جائے گا یا اس زبان میں جسے وہ شخص سمجھتا ہو۔

(۲) جہاں دستور کے تحت، کسی خاص شخص کے سامنے حلف اٹھانا مطلوب ہو اور، کسی وجہ سے، اس شخص کے سامنے حلف اٹھانا ناقابل عمل ہو تو وہ کسی ایسے شخص کے سامنے حلف اٹھایا جا سکے گا جسے اس شخص نے نامزد کیا ہو۔

(۳) جہاں دستور کے تحت، کسی شخص کا اپنا عہدہ سنبھالنے سے پہلے حلف اٹھانا مطلوب ہو تو اس کا عہدہ سنبھالنا اس دن متصور ہوگا جس دن اس نے حلف اٹھایا ہو۔

نجی افواج کی ممانعت۔

۲۵۶۔ کوئی نجی تنظیم قائم نہیں کی جائے گی جو کسی فوجی تنظیم کی حیثیت سے کام کرنے کے قابل ہو، اور ایسی کوئی مذکورہ تنظیم خلاف قانون ہوگی۔

ریاست جموں و کشمیر سے متعلق حکم۔

۲۵۷۔ جب ریاست جموں و کشمیر کے عوام پاکستان میں شامل ہونے کا فیصلہ کریں تو پاکستان اور مذکورہ ریاست کے درمیان تعلقات مذکورہ ریاست کے عوام کی خواہشات کے مطابق متعین ہوں گے۔

صوبوں سے باہر کے علاقہ جات کا نظم و نسق۔

۲۵۸۔ دستور کے تابع، جب تک[2] [مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] قانون کے ذریعے بصورت دیگر حکم وضع نہ کرے، صدر، فرمان کے ذریعے، پاکستان کے کسی ایسے حصے کے امن و امان اور اچھے نظم و نسق کے لئے جو کسی صوبہ کا حصہ نہ ہو، حکم صادر کر سکے گا۔

---

[1] فرمان صدر نمبر ۱۴ بحریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "میں لیا جائے" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

[2] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ بحریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

اعزازات۔

۲۵۹۔ (۱) کوئی شہری وفاقی حکومت کی منظوری کے بغیر کسی بیرونی ریاست سے کوئی خطاب، اعزازیا اعزازی نشان قبول نہیں کرے گا۔

(۲) وفاقی حکومت یا کوئی صوبائی حکومت کسی شہری کو کوئی خطاب، اعزازیا اعزازی نشان عطا نہیں کریگی، لیکن صدر وفاقی قانون کے احکام کے مطابق شجاعت [1][مسلح افواج میں قابل تعریف خدمت] [2][تعلیمی امتیاز یا کھیلوں یا نرسنگ کے میدان میں امتیاز] کے اعتراف کے طور پر اعزازی نشانات عطا کر سکے گا۔

(۳) یوم آغاز سے پہلے شہریوں کو پاکستان کی کسی بھی ہیئت مجاز کی جانب سے عطا کردہ وہ تمام خطابات، اعزازات اور اعزازی نشانات ماسوائے ان کے جو شجاعت [3][مسلح افواج میں قابل تعریف خدمت] یا [4][تعلیمی امتیاز] کے اعتراف کے طور پر دیئے گئے ہوں کالعدم ہو جائیں گے۔

باب ۵۔ توضیح

تعریفات۔

۲۶۰۔ (۱) دستور میں، تاوقتیکہ سیاق وسباق عبارت سے کچھ اور مطلب نہ نکلتا ہو، مندرجہ ذیل الفاظ کے وہی معنی لئے جائیں گے جو بذریعہ ہذا ان کے لئے بالترتیب مقرر کئے گئے ہیں، یعنی،---

[5]"[مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے ایکٹ" سے وہ ایکٹ مراد ہے جو [6][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] یا قومی اسمبلی نے منظور کیا ہو اور صدر نے اس کی منظوری دی ہو یا صدر کی طرف سے اس کا منظور شدہ ہونا متصور ہو؛

"صوبائی اسمبلی کے ایکٹ" سے وہ ایکٹ مراد ہے جو کسی صوبے کی صوبائی اسمبلی نے منظور کیا ہو اور گورنر نے اس کی منظوری دی ہو یا گورنر کی طرف سے اس کا منظور شدہ ہونا متصور ہو؛

---

[1] دستور (ترمیم اول) ایکٹ ۱۹۷۴ء (نمبر ۳۳ بابت ۱۹۷۴ء) کی دفعہ ۱۲ کی رو سے شامل کئے گئے (نفاذ پذیر از ۳۱ اگست ۱۹۷۴ء)۔

[2] فرمان دستور (ترمیم سوم) ۱۹۸۱ء (فرمان صدر نمبر ۲ بحریہ ۱۹۸۱ء) کے آرٹیکل ۲ کی رو سے "یا تعلیمی امتیاز" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

[3] دستور (ترمیم اول) ایکٹ، ۱۹۷۴ء (نمبر ۳۳ بابت ۱۹۷۴ء) کی دفعہ ۱۲ کی رو سے شامل کئے گئے اور ہمیشہ سے بایں طور شامل کردہ متصور ہوں گے (نفاذ پذیر از ۳۱ اگست ۱۹۷۴ء)۔

[4] احیائے دستور ۱۹۷۳ کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ بحریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

''زرعی آمدنی'' سے وہ زرعی آمدنی مراد ہے جس کی تعریف محصول آمدنی سے متعلق قانون کی اغراض کے لئے کی گئی ہے؛

''آرٹیکل'' سے دستور کا آرٹیکل مراد ہے؛

''قرض لینے'' میں رقوم سالیانہ کے ذریعے رقوم حاصل کرنا شامل ہے اور ''قرضہ'' کے معنی بھی اسی طریقے پر لئے جائیں گے؛

''چیئرمین'' سے سینٹ کا چیئرمین مراد ہے اور، ماسوائے آرٹیکل ۴۹ میں، اس میں وہ شخص بھی شامل ہے جو سینٹ کے چیئرمین کے طور پر کام کر رہا ہو؛

[1][''چیف جسٹس'' میں، عدالتِ عظمیٰ اور کسی عدالتِ عالیہ کے سلسلے میں وہ جج بھی شامل ہے جو فی الوقت عدالت کے چیف جسٹس کے طور پر کام کر رہا ہو؛]

''شہری'' سے پاکستان کا وہ شہری مراد ہے، جس کی قانون کے ذریعے تعریف کی گئی ہے؛

''شق'' سے اس آرٹیکل کی شق مراد ہے جس میں وہ واقع ہو؛

[2][''مشورہ'' سے ماسوائے عدالتِ عظمیٰ اور عدالتِ ہائے عالیہ کے جج صاحبان کے تقرر کی نسبت سے، تبادلۂ خیال اور مشاورت مراد ہوگی جس کا صدر پابند نہیں ہوگا۔]

''کارپوریشن محصول'' سے آمدنی پر کوئی محصول مراد ہے، جو کمپنیوں کی طرف سے واجب الادا ہو اور جس کی بابت حسب ذیل شرائط کا اطلاق ہوتا ہو:۔

(الف) وہ محصول زرعی آمدنی کی بابت واجب الوصول نہ ہو؛

(ب) کمپنیوں کی طرف سے ادا کردہ محصول کی بابت کوئی تخفیف، کسی قانون کی رُو سے جس کا اطلاق اس محصول پر ہوتا ہو کمپنیوں کی طرف سے افراد کو واجب الادا منافع سے نہ کی جاتی ہو؛

---

[1] دستور (ترمیم بول) ایکٹ ۱۹۷۴ء (نمبر ۳۳ بابت ۱۹۷۴ء) کی دفعہ ۱۵ کی رو سے شامل کئے گئے۔

[2] فرمان قانونی ڈھانچہ ۲۰۰۲ء (فرمان چیف ایگزیکٹو نمبر ۲۴ بحریہ ۲۰۰۲ء) کے آرٹیکل ۳ اور جدول کی رو سے نئی عبارت شامل کی گئی۔

(ج) محصول آمدنی کی اغراض کے لئے مذکورہ منافع وصول کرنیوالے فرد کی کل آمدنی شمار کرنے میں یا ایسے فرد کی طرف سے واجب الادا یا ان کو قابل واپسی محصول آمدنی شمار کرنے میں اس طرح ادا کردہ محصول کو شامل کرنے کے لئے کوئی حکم موجود نہ ہو؛

''قرضہ'' میں وہ ذمہ داری شامل ہے جو کسی سرمایہ کی رقم کی بطور سالانہ بازادائی کے وجوب کے متعلق ہو اور اس میں وہ ذمہ داری بھی شامل ہوگی جو کسی قسم کی ضمانت لینے کی وجہ سے پیدا ہو، اور ''اخراجات قرضہ'' کا مطلب اس لحاظ سے نکالا جائے گا؛

''محصول ترکہ'' سے وہ محصول مراد ہے جو ایسی جائیداد کی، جو کسی شخص کی وفات پر منتقل ہوئی ہو، مالیت پر یا اس کے حوالے سے تشخیص کیا جائے؛

''موجودہ قانون'' سے وہی معنی مراد ہیں جو آرٹیکل ۲۶۸ کی شق (۷) میں دیئے گئے ہیں؛

''وفاقی قانون'' سے وہ قانون مراد ہے جو [1]مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ) کا بنایا ہو یا اس کے اختیار کے تحت وضع کیا گیا ہو؛

''مالی سال'' سے جولائی کی پہلی تاریخ سے شروع ہونے والا کوئی سال مراد ہے؛

''مال'' میں تمام مال واسباب، سامان اور اشیاء شامل ہیں؛

''گورنر'' سے کسی صوبہ کا گورنر مراد ہے اور اس میں کوئی ایسا شخص شامل ہے جو فی الوقت صوبہ کے قائم مقام گورنر کی حیثیت سے کام کر رہا ہو؛

''ضمانت'' میں ہر وہ وجوب شامل ہے جو کسی کاروبار کے منافع کا کسی مصرحہ رقم سے گر جانے کی صورت میں ادائیگی کرنے کے لئے یوم آغاز سے قبل قبول کیا گیا ہو؛

''ایوان'' سے سینٹ یا قومی اسمبلی مراد ہے؛

''مشترکہ اجلاس'' سے دونوں ایوانوں کا مشترکہ اجلاس مراد ہے؛

''جج'' میں عدالتِ عظمیٰ یا کسی عدالتِ عالیہ کے سلسلے میں اس عدالت کا چیف جسٹس شامل ہے اور اس میں حسب ذیل بھی شامل ہیں--

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ بحریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ و جدول کی رو سے ''پارلیمنٹ'' کی بجائے شامل کئے گئے۔

(الف) عدالتِ عظمیٰ کے سلسلے میں، وہ شخص جو عدالت کے قائم مقام جج کی حیثیت سے کام کر رہا ہو؛ اور

(ب) عدالتِ عالیہ کے سلسلہ میں وہ شخص جو اس عدالت کا زائد جج ہو؛

''مسلح افواج کے ارکان'' میں وہ افراد شامل نہیں، جو فی الوقت مسلح افواج کے ارکان سے متعلق کسی قانون کے تابع نہ ہوں؛

''خالص آمدنی'' سے کسی محصول یا ڈیوٹی کے سلسلے میں وہ آمدنی مراد ہے جو وصولی کے اخراجات وضع کرنے کے بعد باقی بچے اور اس کی تحقیق و تصدیق محاسبِ اعلیٰ کی طرف سے کی جائے؛

''حلف'' میں اقرار صالح شامل ہے؛

''حصہ'' سے دستور کا حصہ مراد ہے؛

''پنشن'' سے کسی بھی قسم کی پنشن مراد ہے خواہ وہ شرکتی ہو یا نہ ہو، جو کسی شخص کو یا اس کی بابت ادا کی جائے اور اس میں فارغ خدمت ہونے کی تنخواہ یا انعامی رقم (گریجوایٹی) شامل ہے جو مذکورہ طور پر ادا کی جائے اور اس میں وہ رقم یا رقوم بھی شامل ہیں جو کسی سرمایہ کفالت میں جمع کئے ہوئے روپے کے سود کے ساتھ یا بلا سود یا کسی اضافہ کے ساتھ مذکورہ طور پر واپس ادا کی جائیں۔

''شخص'' میں کوئی ہیئت سیاسی یا ہیئت اجتماعیہ شامل ہے؛

''صدر'' سے صدرِ پاکستان مراد ہے اور اس میں وہ شخص شامل ہے جو فی الوقت قائم مقام صدرِ پاکستان کی حیثیت سے کام کر رہا ہو، یا اس کے کارہائے منصبی انجام دے رہا ہو، اور کسی ایسے امر کے بارے میں جس کا دستور کے تحت یوم آغاز سے قبل کرنا ضروری تھا، اسلامی جمہوریہ پاکستان کے عبوری دستور کے تحت صدر مراد ہے؛

''جائیداد'' میں، منقولہ یا غیر منقولہ، جائیداد پر کوئی حق، استحقاق یا مفاد، اور پیداوار کے کوئی ذرائع اور وسائل شامل ہیں؛

''صوبائی قانون'' سے صوبائی اسمبلی کا بنایا ہوا یا اس کے اختیار کے تحت وضع کردہ کوئی قانون مراد ہے؛

''مشاہرہ'' میں تنخواہ اور پنشن شامل ہیں؛

''جدول'' سے دستور کی جدول مراد ہے؛

''پاکستان کی سلامتی'' میں پاکستان اور پاکستان کے ہر حصے کا تحفظ، فلاح و بہبود، استحکام اور سالمیت شامل ہے لیکن اس میں تحفظ عامہ اس حیثیت سے شامل نہیں ہوگا؛

''ملازمت پاکستان'' سے وفاق یا کسی صوبے کے امور سے متعلق کوئی ملازمت، آسامی یا عہدہ مراد ہے، اور اس میں کوئی کل پاکستان ملازمت، مسلح افواج میں ملازمت اور کوئی دوسری ملازمت شامل ہے جسے [1][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] یا کسی صوبائی اسمبلی کے کسی ایکٹ کے ذریعے یا اس کے تحت ملازمت پاکستان قرار دیا گیا ہو، لیکن اس میں اسپیکر، ڈپٹی اسپیکر، چیئرمین، ڈپٹی چیئرمین، وزیر اعظم، وفاقی وزیر، وزیر مملکت، وزیر اعلیٰ، صوبائی وزیر، [2][اٹارنی جنرل، [3][ایڈووکیٹ جنرل،] پارلیمانی سیکرٹری] یا [4][کسی قانون کمیشن کا چیئرمین یا رکن، اسلامی نظریاتی کونسل کا چیئرمین یا رکن، وزیر اعظم کا خصوصی معاون، وزیر اعظم کا مشیر، کسی وزیر اعلیٰ کا خصوصی معاون، کسی وزیر اعلیٰ کا مشیر] یا کسی ایوان یا کسی صوبائی اسمبلی کا رکن شامل نہیں ہے؛

''اسپیکر'' سے قومی اسمبلی یا کسی صوبائی اسمبلی کا اسپیکر مراد ہے اور اس میں کوئی ایسا شخص شامل ہے جو قائم مقام اسپیکر کی حیثیت سے کام کر رہا ہو؛

''محصولات'' میں کوئی محصول یا ڈیوٹی عائد کرنا شامل ہے، خواہ وہ عام ہو، مقامی ہو یا خاص ہو، اور محصول لگانے کا مطلب اسی لحاظ سے نکالا جائے گا۔

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ بحریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کیے گئے۔

[2] دستور (ترمیم اول) ایکٹ ۱۹۷۴ء (نمبر ۳۳ بابت ۱۹۷۴ء) کی دفعہ ۱۵ کی رو سے شامل کیے گئے (نفاذ پذیر از ۱۴ ستمبر ۱۹۷۴ء)۔

[3] دستور (ترمیم پنجم) ایکٹ ۱۹۷۶ء (نمبر ۶۲ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۱۶ کی رو سے شامل کیے گئے (نفاذ پذیر از ۱۳ ستمبر ۱۹۷۶ء)۔

[4] دستور (ترمیم ششم) ایکٹ ۱۹۷۶ء (نمبر ۸۴ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۵ کی رو سے شامل کیے گئے (نفاذ پذیر از ۳۱ دسمبر ۱۹۷۶ء)۔

''آمدنی پر محصول'' میں زائد منافع کے محصول یا منافع تجارت کے محصول کی نوعیت کا محصول شامل ہے۔

(۲) دستور میں ''[مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)][1] کے ایکٹ'' یا ''وفاقی قانون'' یا ''صوبائی اسمبلی کے ایکٹ'' یا ''صوبائی قانون'' میں صدر یا، جیسی بھی صورت ہو، کسی گورنر کا جاری کردہ کوئی آرڈیننس شامل ہوگا۔

[2][(۳) دستور اور تمام وضع شدہ قوانین اور دیگر قانونی دستاویزات میں، تاوقتیکہ موضوع یا سیاق وسباق میں کوئی امر اس کے منافی نہ ہو،--

(الف) ''مسلم'' سے کوئی ایسا شخص مراد ہے جو وحدت وتوحید قادر مطلق اللہ تبارک و تعالیٰ، خاتم النبیین حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ختم نبوت پر مکمل اور غیر مشروط طور پر ایمان رکھتا ہو اور پیغمبر یا مذہبی مصلح کے طور پر کسی ایسے شخص پر نہ ایمان رکھتا ہو نہ اسے مانتا ہو جس نے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد اس لفظ کے کسی بھی مفہوم یا کسی بھی تشریح کے لحاظ سے پیغمبر ہونے کا دعویٰ کیا ہو یا جو دعویٰ کرے؛ اور

(ب) ''غیر مسلم'' سے کوئی ایسا شخص مراد ہے جو مسلم نہ ہو اور اس میں عیسائی، ہندو، سکھ، بدھ یا پارسی فرقے سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص، قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ کا (جو خود کو 'احمدی' یا کسی اور نام سے موسوم کرتے ہیں) کوئی شخص یا کوئی بہائی، اور جدولی ذاتوں میں سے کسی سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص شامل ہے۔]

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ بحریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۱۲ و جدول کی رو سے ''پارلیمنٹ'' کی بجائے تبدیل کیے گئے۔

[2] فرمان دستور (ترمیم سوم) ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۲۴ بحریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۶ کی رو سے شق (۳) کی بجائے تبدیل کی گئی جس کا اضافہ قبل ازیں دستور (ترمیم ثانی) ایکٹ ۱۹۷۴ء (نمبر ۷۹ بابت ۱۹۷۴ء) کی دفعہ ۳ (نفاذ پذیر از ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء) کی رو سے کیا گیا تھا۔

کسی عہدے پر قائم مقام کوئی شخص اپنے پیشرو کا جانشین وغیرہ نہیں سمجھا جائے گا۔

۲۶۱۔ دستور کی اغراض کے لئے، کوئی شخص جو کسی عہدہ پر قائم مقامی کرے، وہ اس شخص کا جو اس سے پہلے مذکورہ عہدہ پر فائز تھا، جانشین نہیں سمجھا جائے گا یا اس شخص کا پیشرو نہیں سمجھا جائے گا جو اس کے بعد مذکورہ عہدہ سنبھالے۔

گریگری نظام تقویم استعمال کیا جائے گا۔

۲۶۲۔ دستور کی اغراض کے لئے، کسی مدت کا شمار گریگری نظام تقویم کے مطابق کیا جائے گا۔

مذکر و مونث اور واحد اور جمع۔

۲۶۳۔ اس دستور میں، .....

(الف) وہ الفاظ جن سے صیغہ مذکر کا مفہوم نکلتا ہو، صیغہ مونث پر بھی حاوی سمجھے جائیں گے؛ اور

(ب) صیغہ واحد کے الفاظ میں جمع کا اور صیغہ جمع کے الفاظ میں واحد کا صیغہ شامل سمجھا جائے گا۔

تنسیخ قوانین کا اثر۔

۲۶۴۔ جب کوئی قانون اس دستور کے ذریعے، اس کے تحت یا اس کی وجہ سے منسوخ ہو جائے یا منسوخ شدہ متصور ہو تو، بجز اس کے کہ اس دستور میں بصورت دیگر مقرر ہو، مذکورہ تنسیخ .....

(الف) کسی ایسی چیز کا احیاء نہیں کرے گی جو اس وقت نافذ العمل یا موجود نہ ہو جب تنسیخ عمل میں آئے؛

(ب) مذکورہ قانون کے سابقہ عمل پر یا اس کے تحت باضابطہ کئے ہوئے کسی فعل پر یا برداشت کردہ کسی نقصان پر اثر انداز نہیں ہوگی۔

(ج) مذکورہ قانون کے تحت حاصل شدہ کسی حق پر، پیدا شدہ کسی استحقاق پر عائد شدہ کسی وجوب یا ذمہ داری پر اثر انداز نہیں ہوگی؛

(د) مذکورہ قانون کے خلاف کسی جرم کے ارتکاب کی بنا پر عائد شدہ کسی تاوان، ضبطی یا سزا پر اثر انداز نہیں ہوگی؛ یا

(ہ) کسی مذکورہ حق، استحقاق، وجوب، ذمہ داری، تاوان، ضبطی یا سزا کی بابت کسی تفتیش، قانونی کارروائی یا چارہ جوئی پر اثر انداز نہیں ہوگی؛

اور مذکورہ کوئی تفتیش، قانونی کارروائی یا چارہ جوئی شروع کی جا سکے گی، جاری رکھی جا سکے گی یا نافذ کی جا سکے گی، اور مذکورہ کوئی تاوان، ضبطی یا سزا اس طرح عائد کی جا سکے گی گویا مذکورہ قانون منسوخ نہیں ہوا تھا۔

باب ۶۔ عنوان، آغاز نفاذ اور تنسیخ

دستور کا عنوان اور آغاز نفاذ۔

۲۶۵۔ (۱) یہ دستور اسلامی جمہوریہ پاکستان کا دستور کہلائے گا۔

(۲) شقات (۳) اور (۴) کے تابع، یہ دستور چودہ اگست سن ایک ہزار نو سو تہتر یا اس سے قبل کی کسی ایسی تاریخ سے نافذ ہوگا جو صدر سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعہ مقرر کرے، دستور میں جس کا حوالہ ''یوم آغاز'' کے طور پر دیا گیا ہے۔

(۳) یہ دستور، اس حد تک جو ذیل کے لئے ضروری ہو .....

(الف) پہلی سینٹ کی تشکیل کے لئے؛

(ب) کسی ایوان یا کسی مشترکہ اجلاس کی منعقد ہونے والی پہلی نشست کے لئے؛

(ج) صدر اور وزیر اعظم کے ہونے والے انتخاب کے لئے؛ اور

(د) کسی ایسے دوسرے امر کی انجام دہی کو ممکن بنانے کے لئے جس کی انجام دہی، دستور کی اغراض کے لئے، یوم آغاز سے پہلے ضروری ہو؛

دستور کے وضع ہونے پر نافذ العمل ہوگا لیکن صدر یا وزیر اعظم کی حیثیت سے منتخب شدہ شخص یوم آغاز سے پہلے اپنا عہدہ نہیں سنبھالے گا۔

(۴) جہاں دستور کے ذریعے اس کے کسی حکم کے نفاذ کے متعلق یا کسی عدالت یا دفتر کے قیام، یا

کسی جج یا اس کے ماتحت کسی افسر کے تقرر کے متعلق، یا اس شخص کے جس کے ذریعے، یا اس وقت کے جب، یا وہ اس مقام کے جہاں، یا اس طریقہ کے متعلق جس سے، ایسے کسی حکم کے تحت کچھ کیا جانا ہو، قواعد بنانے یا احکام صادر کرنے کا کوئی اختیار تفویض کیا جائے، تو وہ اختیار دستور کے وضع ہونے اور اس کے آغاز نفاذ کے درمیان کسی بھی وقت استعمال کیا جا سکے گا۔

تنسیخ۔

۲۶۶۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کا عبوری دستور مع ان ایکٹوں اور صدر کے فرامین کے جن کے ذریعے اس دستور میں محذوفات، اضافے، ردوبدل یا ترمیمات کی گئیں، بذریعہ ہذا منسوخ کیا جاتا ہے۔

باب ۷۔ عبوری

مشکلات کے ازالہ کے لئے صدر کے اختیارات۔

۲۶۷۔ (۱) یوم آغاز سے قبل یا یوم آغاز سے تین ماہ کی مدت کے خاتمے سے پہلے کسی بھی وقت، صدر، کسی مشکلات کے ازالہ کی غرض سے، یا دستور کے احکام کو مؤثر طور پر زیر عمل لانے کی غرض سے، فرمان کے ذریعے، ہدایت دے سکے گا کہ اس دستور کے احکام، ایسی مدت کے دوران جس کی صراحت اس فرمان میں کر دی گئی ہو، ایسی تطبیقات کے تابع، موثر ہوں گے خواہ وہ ردوبدل کے ذریعے ہوں یا اضافہ و محذوفات کے ذریعے، جس طرح وہ ضروری یا قرین مصلحت سمجھے۔

(۲) شق (۱) کے تحت صادر شدہ کوئی فرمان بغیر کسی غیر ضروری تاخیر کے دونوں ایوانوں کے سامنے پیش کیا جائے گا، اور اس وقت تک نافذ العمل رہے گا جب تک کہ ہر ایوان اسے نامنظور کرنے کی قرارداد منظور نہیں کرتا یا دونوں ایوانوں میں اختلاف کی صورت میں، اس وقت تک جب تک ایسی قرارداد مشترکہ اجلاس میں منظور نہ ہو جائے۔

بعض قوانین کے نفاذ کا تسلسل اور بعض قوانین کی تطبیق۔

۲۶۸۔ (۱) بجز جیسا کہ اس آرٹیکل میں قرار دیا گیا ہے، تمام موجودہ قوانین، اس دستور کے تابع، جس حد تک قابل اطلاق ہوں اور ضروری تطبیق کے ساتھ اس وقت تک بدستور نافذ رہیں گے جب تک کہ مناسب مقننہ انہیں تبدیل یا منسوخ نہ کر دے یا ان میں ترمیم نہ کرے۔

(۲) جدول ششم میں مصرحہ قوانین میں رودبدل ان کی تنسیخ یا ترمیم[1]، [واضح طور پر یا معنوی طور پر،] صدر کی[1] [وزیراعظم کے ساتھ مشورہ کے بعد عطا کی گئی] پیشگی منظوری کے بغیر نہیں کی جائے گی [2][مگر شرط یہ ہے کہ جدول ششم میں اندراجات ۲۷ تا ۳۰ اور اندراج ۳۵ میں محولہ قوانین، چھ سالوں کے بعد حذف ہو جائیں گے۔]

(۳) کسی موجودہ قانون کے احکام کو (اس دستور کے حصہ دوم کے علاوہ) دستور کے احکام کی مطابقت میں لانے کی غرض سے، یوم آغاز سے دو سال کی مدت کے اندر اندر، صدر بذریعہ فرمان، خواہ بطور ترمیم، اضافہ یا حذف، ایسی تطبیق کر سکے گا جو وہ ضروری یا قرین مصلحت تصور کرے، اور اس طرح صادر شدہ کوئی فرمان ایسی تاریخ سے نافذ العمل ہوگا جو یوم آغاز سے پہلے کی تاریخ نہ ہو اور جس کی صراحت فرمان میں کر دی جائے۔

(۴) صدر کسی صوبے کے گورنر کو اس صوبے کے سلسلے میں ان قوانین کی بابت جن کی بابت صوبائی اسمبلی کو قانون بنانے کا اختیار ہے، ان اختیارات کے استعمال کا مجاز[3] کر سکے گا جو صدر کو شق (۳) کی رو سے عطا کئے گئے ہیں۔

(۵) شقات (۳) اور (۴) کے تحت قابل استعمال اختیارات متعلقہ مقننہ کے کسی ایکٹ کے احکام کے تابع ہوں گے۔

(۶) کوئی ایسی عدالت، ٹربیونل، یا ہیئت مجاز جسے کسی موجودہ قانون کے نفاذ کا حکم یا اختیار دیا گیا ہو، اس امر کے باوجود کہ شق (۳) یا شق (۴) کے تحت جاری کردہ کسی فرمان کے ذریعے مذکورہ قانون میں کوئی تطبیق نہ کی گئی ہو، اس قانون کی تعبیر ایسی جملہ تطبیقات کے ساتھ کرے گی، جو اسے اس دستور کے احکام کے مطابقت میں لانے کے لئے ضروری ہوں۔

(۷) اس آرٹیکل میں ''موجودہ قوانین'' سے مراد جملہ قوانین (بشمول آرڈی ننس، احکام با اجلاس کونسل، فرامین، قواعد ذیلی قوانین اور ضوابط اور کسی عدالت عالیہ کے تشکیل کرنے والے لیٹرز پیٹنٹ اور کوئی اعلان اور قانونی اثر کی حامل دوسری دستاویزات) ہیں جو یوم

---

[1] فرمان قانونی ڈھانچہ، ۲۰۰۲ء (فرمان چیف ایگزیکٹو نمبر ۲۴ بحریہ ۲۰۰۲ء) کے آرٹیکل ۳ اور جدول کی رو سے شامل اور اضافہ کئے گئے۔

[2] دستور (سترہویں ترمیم) ایکٹ، ۲۰۰۳ء (نمبر ۳ بابت ۲۰۰۳ء) کی رو سے اضافہ کیا گیا۔

[3] مذکورہ اجازہ کیلئے دیکھئے جریدہ پاکستان ۱۹۷۳ء غیر معمولی، حصہ دوم، صفحہ ۲۰۰۱ء۔

آغاز سے عین قبل پاکستان میں یا پاکستان کے کسی حصے میں نافذ العمل ہوں یا بیرونِ ملک جواز رکھتے ہوں۔

تشریح: اس آرٹیکل میں کسی قانون کے سلسلے میں ''نافذ العمل'' سے مراد قانون کی حیثیت سے مُوثر ہونا ہے خواہ اس قانون کو روبہ عمل لایا گیا ہو یا نہ لایا گیا ہو۔

قوانین اور افعال وغیرہ کی توثیق۔

۲۶۹۔ (۱) بیس، دسمبر سن ایک ہزار نوسو اکہتر اور بیس، اپریل سن ایک ہزار نوسو بہتر (بشمول ہر دو روز) کے دوران جاری کردہ تمام اعلانات، فرامین صدر، مارشل لاء کے ضوابط، مارشل لاء کے احکام اور دیگر تمام قوانین کے بارے میں بذریعہ ہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی عدالت کے کسی فیصلے کے باوجود، وہ حاکم مجاز کی طرف سے جائز طور پر جاری کئے گئے ہیں اور ان پر کسی بناء پر بھی کسی عدالت میں اعتراض نہیں کیا جائے گا۔

(۲) کسی ہئیت مجاز یا کسی شخص کی طرف سے تمام وضع کردہ احکام، کی گئی کارروائیاں اور کئے گئے افعال جو بیس، دسمبر سن ایک ہزار نوسو اکہتر اور بیس، اپریل سن ایک ہزار نوسو بہتر (بشمول ہر دو روز) کے مابین کسی فرامین صدر، مارشل لاء کے ضوابط، مارشل لاء کے احکام، موضوعہ قوانین، اعلانات، قواعد، احکام یا ضمنی قوانین سے حاصل شدہ اختیارات کے استعمال میں یا مذکورہ بالا اختیارات کے استعمال میں کسی ہئیت مجاز کی طرف سے وضع کردہ احکام یا صادر کردہ سزاؤں کی تعمیل میں وضع کئے گئے تھے، کی گئی تھیں یا کئے گئے تھے یا جن کا وضع کیا جانا، کی جانا یا کیا جانا مترشح ہوتا ہو، کسی عدالت کے کسی فیصلے کے باوجود، جائز طور پر اور ہمیشہ سے جائز طور پر وضع شدہ، کی گئی یا کئے گئے متصوّر رہوں گے اور ان پر کسی بناء پر بھی چاہے جو کچھ ہو کسی عدالت میں اعتراض نہیں کیا جائے گا۔

(۳) کسی ہئیت مجاز یا کسی شخص کے خلاف کسی وضع کردہ حکم، کی گئی کارروائی یا کئے گئے فعل کے لئے یا اس کی بناء پر یا اس کی نسبت جو خواہ شق (۲) میں محولہ اختیارات کے استعمال میں یا مترشح استعمال میں یا مذکورہ اختیارات کے استعمال یا مترشح استعمال میں وضع کردہ احکام یا

صادر کردہ سزاؤں کے استعمال یا تعمیل میں ہو، کسی عدالت میں کوئی مقدمہ دائر نہیں کیا جائے گا یا دیگر قانونی کارروائی نہیں کی جائے گی۔

بعض قوانین وغیرہ کی مارشل توثیق۔

۲۷۰۔ (۱) [لے][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)]، وفاقی فہرست قانون سازی کے حصہ اول میں شامل کسی امر کے لئے قانون سازی کے مقررہ طریقے کے مطابق وضع کردہ قانون کے ذریعے پچیس مارچ، سن ایک ہزار نوسو انہتر اور انیس دسمبر، سن ایک ہزار نوسو اکہتر (بشمول ہر دو روز) کے درمیان وضع کردہ تمام اعلانات، فرامین صدر، مارشل لاء کے ضوابط، مارشل لاء کے احکام اور دیگر قوانین کی توثیق کر سکے گی۔

(۲) کسی عدالت کے فیصلے کے باوجود، شق (۱) کے تحت [لے][مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ)] کے وضع کردہ کسی قانون پر کسی عدالت میں کسی بناء پر چاہے کچھ ہو اعتراض نہیں کیا جائے گا۔

(۳) شق (۱) کے احکام، اور کسی عدالت کے اس کے برخلاف کسی فیصلہ کے باوجود، یوم آغاز سے دو سال کے لئے ایسی تمام دستاویزات کے جن کا حوالہ شق (۱) میں دیا گیا ہے، جواز کو کسی عدالت میں کسی بھی بناء پر چاہے کچھ ہو، زیر بحث نہیں لایا جائے گا۔

(۴) کسی بہیت مجاز یا کسی شخص کی طرف سے تمام وضع کردہ احکام، کی گئی کارروائیاں اور کئے گئے افعال جو پچیس مارچ سن ایک ہزار نوسو انہتر اور انیس دسمبر سن ایک ہزار نوسو اکہتر (بشمول ہر دو روز) کے مابین کسی فرامین صدر، مارشل لاء کے ضوابط، مارشل لاء کے احکام، موضوعہ قوانین، اعلانات، قواعد، احکام یا ضمنی قوانین سے حاصل شدہ اختیارات کے استعمال میں یا مذکورہ بالا اختیارات کے استعمال میں کسی بہیت مجاز کی طرف سے وضع کردہ احکام یا صادر کردہ سزاؤں کی تعمیل میں وضع کئے گئے تھے، کی گئی تھیں یا کئے گئے تھے یا جن کا وضع کیا جانا، کی جانا یا کیا جانا مترشح ہوتا ہو، کسی عدالت کے کسی فیصلہ کے باوجود جائز طور پر اور ہمیشہ سے جائز طور پر وضع شدہ، کی گئی یا کئے گئے متصور ہوں گے، تاہم ایسے کسی حکم، کسی کارروائی یا فعل کو [لے][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] یوم آغاز سے دو سال کے عرصہ کے اندر کسی وقت بھی ہر دو ایوانوں

لے احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ (فرمان صدر نمبر ۱۴ بحریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے ''پارلیمنٹ'' کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

کی قرارداد کے ذریعے، یا دونوں ایوانوں کے درمیان عدم اتفاق کی صورت میں، کسی ایسی قرارداد کے ذریعے جو مشترکہ اجلاس میں منظور کی گئی ہو، ناجائز قرار دے سکتی ہے، نیز اس پر کسی عدالت کے سامنے کسی بھی وجہ سے، چاہے جو کچھ ہو، اعتراض نہیں کیا جائے گا۔

فرامین صدر وغیرہ کی توثیق۔

[۱] [۲][۲۷۰۔الف (۱) پانچ جولائی ۱۹۷۷ء کے اعلان، تمام فرامین صدر، آرڈی ننس، مارشل لاء کے ضوابط، مارشل لاء کے احکام، بشمول فرمان ریفرنڈم، ۱۹۸۴ء (فرمان صدر نمبر ۱۱ مجریہ ۱۹۸۴ء)، جس کے تحت، انیس دسمبر ۱۹۸۴ء کو منعقدہ ریفرنڈم کے نتیجہ کے سبب سے، جنرل محمد ضیاء الحق [۳][مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] کی مشترکہ نشست کے پہلے اجلاس کی تاریخ سے آرٹیکل ۴۱ کی شق (۷) میں مصرحہ مدت کے لئے پاکستان کے صدر بن گئے، ۱۹۷۳ء کے دستور کی بحالی کے فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء)، فرمان دستور (ترمیم ثانی)، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۲۰ مجریہ ۱۹۸۵ء)، فرمان دستور (ترمیم ثالث) ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۲۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) اور تمام دیگر قوانین کی جو پانچ جولائی، ۱۹۷۷ء اور اس تاریخ کے درمیان وضع کئے جائیں جس پر یہ آرٹیکل نافذ العمل ہو، بذریعہ ہذا توثیق کی جاتی ہے، انہیں تسلیم کیا جاتا ہے اور قرار دیا جاتا ہے کہ وہ، کسی عدالت کے کسی فیصلے کے باوجود، ہیئت مجاز کی طرف سے جائز طور پر وضع کئے گئے ہیں اور، دستور میں شامل کسی امر کے باوجود، ان پر کسی عدالت میں کسی بھی بناء پر چاہے جو کچھ ہو اعتراض نہیں کیا جائے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ ۳۰ ستمبر، ۱۹۸۵ء کے بعد وضع کردہ کوئی فرمان صدر، مارشل لاء کا ضابطہ یا مارشل لاء کا حکم محض ایسے احکام وضع کرنے تک محدود ہوگا جو پانچ جولائی، ۱۹۷۷ء کے اعلان کی تنسیخ میں مد ہوں، یا اس کے ضمن میں ہوں۔

---

[۱] آرٹیکل ۲۷۰ الف اور ۲۷۰ ب فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے شامل کئے گئے۔

[۲] آرٹیکل ۲۷۰ (الف) دستور (ترمیم ہشتم) ایکٹ، ۱۹۸۵ء (ایکٹ نمبر ۱۸ بابت ۱۹۸۵ء) کی دفعہ ۱۹ کی رو سے آرٹیکل ۲۷۰ الف (نفاذ پذیر از ۳۰ دسمبر، ۱۹۸۵ء) کی بجائے تبدیل کیا گیا۔ ملاحظہ ہو مارشل لاء اٹھانے کا اعلان مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۹۸۵ء کے ساتھ ملا کر پڑھتے ہوئے لیس آر او نمبر ۱۲۷۹/۸۵ مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۸۵ء دیکھئے جریدہ پاکستان، ۱۹۸۵ء غیر معمولی، حصہ اول، صفحات ۴۳۱-۴۳۲۔

[۳] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کئے گئے۔

(۲) کسی ہیئت مجاز کی یا کسی شخص کی طرف سے تمام وضع کردہ احکام، کی گئی کارروائیاں اور کیے گئے افعال، جو پانچ جولائی، ۱۹۷۷ء اور اس تاریخ کے درمیان جس پر یہ آرٹیکل نافذ العمل ہو، کسی اعلان، فرامین صدر، مارشل لاء کے ضوابط، مارشل لاء کے احکام، موضوعہ قوانین، اعلانات، قواعد، احکام یا قوانین سے حاصل شدہ اختیارات کے استعمال میں، یا مذکورہ بالا اختیارات کے استعمال میں کسی ہیئت مجاز کی طرف سے وضع کردہ احکام یا صادر کردہ سزاؤں کی تعمیل میں وضع کیے گئے تھے، کی گئی تھیں یا کیے گئے تھے یا جن کا کیا جانا، کی جانا یا کیا جانا مترشح ہوتا ہو، کسی عدالت کے کسی فیصلے کے باوجود، جائز طور پر اور ہمیشہ سے جائز طور پر وضع شدہ، کی گئی یا کیے گئے متصور ہوں گے اور ان پر کسی بھی عدالت میں کسی بھی بنا پر چاہے جو کچھ ہو اعتراض نہیں کیا جائے گا۔

(۳) تمام فرامین صدر، مارشل لاء کے ضوابط، مارشل لاء کے احکام، موضوعہ قوانین، اعلانات، قواعد، احکام یا ضمنی قوانین جو اس تاریخ سے عین قبل نافذ العمل ہوں جس پر یہ آرٹیکل نافذ العمل ہو، نافذ العمل رہیں گے تاوقتیکہ ہیئت مجاز انہیں تبدیل، منسوخ یا ترمیم نہ کردے۔

تشریح: اس شق میں ''ہیئت مجاز'' سے، ۔۔۔۔

(الف) فرامین صدر، آرڈیننس، مارشل لاء کے ضوابط، مارشل لاء کے احکام اور قوانین موضوعہ کی نسبت موزوں مقننہ مراد ہے؛ اور

(ب) اعلانات، قواعد، احکام اور ضمنی قوانین کی نسبت وہ ہیئت مراد ہے جسے قانون کے تحت انہیں وضع کرنے، تبدیل کرنے، منسوخ کرنے یا ترمیم کرنے کا اختیار حاصل ہو۔

(۴) کسی ہیئت مجاز یا کسی شخص کے خلاف کسی وضع کردہ حکم، کی گئی کارروائی یا کیے گئے فعل کیلئے یا اس کے سبب سے یا اس کی نسبت جو خواہ شق (۲) میں محولہ اختیارات کے استعمال یا مطلوبہ استعمال میں ہو یا مذکورہ اختیارات کے استعمال یا مطلوبہ استعمال میں وضع کردہ احکام یا صادر کردہ سزاؤں کے انصرام یا تعمیل میں ہو، کسی عدالت میں کوئی مقدمہ یا دیگر قانونی کارروائی قابل سماعت نہیں ہوگی۔

(۵) شقات (۱)، (۲) اور (۴) کی اغراض کے لئے، کسی ہیئت مجاز یا شخص کی طرف سے تمام وضع کردہ احکام، کی گئی کارروائیاں، کئے گئے افعال یا جن کا وضع کیا جانا، کیا جانا یا کرنا مترشح ہوتا ہو، نیک نیتی سے اور اس غرض کے لئے جس کا پورا کرنا ان کے ذریعے مطلوب تھا وضع کردہ، کی گئی یا کئے گئے متصور ہوں گے۔

(۶) شق (۱) میں محولہ ایسے فرامین صدر کی جن کی صراحت جدول ہفتم میں کر دی گئی ہے ایسے طریقے سے ترمیم کی جا سکے گی جو دستور کی ترمیم کے لئے قرار دیا گیا ہے، اور مذکورہ شق میں محولہ تمام دیگر قوانین کی موزوں مقننہ کی طرف سے ایسے طریقے سے ترمیم کی جا سکے گی جو مذکورہ قوانین کی ترمیم کے لئے قرار دیا گیا ہے۔

تشریح: اس آرٹیکل میں ''فرامین صدر'' میں ''صدر اور چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کے فرامین'' اور ''چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کے فرامین'' شامل ہیں۔

قوانین وغیرہ کی توثیق اور تصدیق۔

[۱][۲۷۰۔الف الف۔ (۱) چودہ اکتوبر ۱۹۹۹ء کے ہنگامی حالت کے اعلان، تمام فرامین صدر، آرڈیننس، چیف ایگزیکٹو کے فرمان بشمول فرمانِ عارضی دستور نمبر ا مجریہ ۱۹۹۹ء، فرمان (جج صاحبان) عہدہ کا حلف، ۲۰۰۰ء (نمبر ا مجریہ ۲۰۰۰ء)، فرمانِ چیف ایگزیکٹو نمبر ۱۲ مجریہ ۲۰۰۲ء، فرمان قانونی ڈھانچہ ۲۰۰۲ء (چیف ایگزیکٹو کا فرمان نمبر ۲۴ مجریہ ۲۰۰۲ء) فرمان قانونی ڈھانچہ (ترمیمی)، ۲۰۰۲ء (چیف ایگزیکٹو کا فرمان نمبر ۲۹ مجریہ ۲۰۰۲ء) فرمان قانونی ڈھانچہ (ترمیم دوئم) ۲۰۰۲ء (چیف ایگزیکٹو کا فرمان نمبر ۳۲ مجریہ ۲۰۰۲ء) کے ذریعے دستور میں وضع کردہ ترامیم اور بارہ اکتوبر ۱۹۹۹ء اور اس تاریخ کے درمیان (دونوں دن شامل کر کے) جس پر یہ آرٹیکل نافذ العمل ہو ہیئت مجاز کی طرف سے جائز طور پر وضع کئے گئے ہیں۔ بذریعہ ہذا توثیق کی جاتی ہے، انہیں اختیار کیا جاتا ہے اور قرار دیا جاتا ہے کہ وہ جائز طور پر وضع کئے گئے ہیں اور آئین میں شامل کسی امر کے باوجود ان پر کسی بھی عدالت یا فورم میں کسی بھی بناء پر چاہے جو کچھ ہو، اعتراض نہیں کیا جائے گا۔

(۲) کسی ہیئت مجاز کی طرف سے یا کسی شخص کی طرف سے وضع کردہ تمام احکام، کی گئی

---

[۱] دستور (سترہویں ترمیم) ایکٹ ۲۰۰۳ء (نمبر ۳ بابت ۲۰۰۳ء) کی رو سے تبدیل کیا گیا۔ جسے فرمان قانونی ڈھانچہ، ۲۰۰۲ء (فرمان چیف ایگزیکٹو نمبر ۲۴ مجریہ ۲۰۰۲ء) کے آرٹیکل ۳ اور جدول کی رو سے شامل کیا گیا تھا۔

کارروائیاں، کیے گئے تقرر بشمول (سیکنڈ منٹ) عارضی تبادلے اور مستعار الخدمتیاں، اور کیے گئے افعال، جو بارہ اکتوبر انیس سو ننانوے اور اس تاریخ کے درمیان (دونوں دن شامل کر کے) جس پر یہ آرٹیکل نافذ العمل ہو، کسی اعلان، فرامینِ صدر، آرڈیننس، چیف ایگزیکٹو کے فرامین، موضوعہ قوانین، بشمول دستور میں ترامیم، اعلانات، قواعد، احکام، ذیلی قوانین سے حاصل شدہ اختیارات کے استعمال میں، یا مذکورہ بالا طور پر اختیارات کے استعمال یا مطلوبہ استعمال میں کسی ہیئت مجاز کی طرف سے وضع کردہ احکام یا صادر کردہ سزا کی بجا آوری یا تعمیل میں وضع کیے گئے ہوں، کی گئی ہوں یا کیے گئے ہوں یا جن کا وضع کرنا، کی جانا، یا کیا جانا مترشح ہوتا ہو، کسی عدالت کے کسی فیصلہ کے باوجود، جائز طور پر اور ہمیشہ سے جائز طور پر وضع کردہ، کی گئی یا کیے گئے متصور ہوں گے اور ان پر کسی بھی عدالت یا فورم میں کسی بھی بناء پر چاہے جو کچھ ہو اعتراض نہیں کیا جائے گا۔

(۳) تمام اعلانات، فرامینِ صدر، آرڈیننس، چیف ایگزیکٹو کے فرامین، ضوابط، وضع شدہ قوانین، بشمول دستور میں ترامیم، اعلانات، قواعد، احکام، یا ذیلی قوانین جو اس تاریخ سے عین قبل نافذ العمل ہوں جس پر آرٹیکل نافذ العمل ہو، نافذ العمل رہیں گے تاوقتیکہ ہیئت مجاز کی طرف سے انہیں تبدیل، منسوخ یا ترمیم نہ کر دیا جائے۔

تشریح: اس شق میں، ''ہیئت مجاز'' سے--

(الف) فرامینِ صدر، آرڈیننس، چیف ایگزیکٹو کے فرامین اور وضع شدہ قوانین بشمول دستور میں ترامیم کی نسبت موزوں مقنّنہ مراد ہے؛ اور

(ب) اعلانات، قواعد، احکام اور ذیلی قوانین کی نسبت وہ ہیئت مجاز مراد ہے جسے قانون کے تحت وضع کرنے، تبدیل کرنے، منسوخ کرنے یا ترمیم کرنے کا اختیار حاصل ہو۔

(۴) کسی ہیئت مجاز یا کسی شخص کے خلاف کسی وضع کردہ حکم، کی گئی کارروائی یا کیے گئے فعل کے لیے یا اس کے سبب یا اس کی نسبت جو خواہ شق (۲) میں محولہ اختیارات کے استعمال یا مطلوبہ استعمال میں ہو یا مذکورہ اختیارات کے استعمال یا مطلوبہ استعمال میں وضع کردہ

احکام یا صادر کردہ احکام سزا کی بجا آوری یا تعمیل میں ہو، کسی عدالت میں کوئی مقدمہ، استغاثہ یا دیگر قانونی کارروائی قابلِ سماعت نہیں ہوگی۔

(۵) شقات (۱)، (۲) اور (۴) کی اغراض کے لیے کسی ہیئت مجاز یا کسی شخص کی طرف سے، تمام وضع کردہ احکام، کی گئی کارروائیاں، کیے گئے تقرر بشمول (سیکنڈ منٹ)، عارضی تبادلے اور مستعار الخدمتیاں، کیے گئے افعال یا جن کا وضع کرنا، کی جانا یا کیا جانا مترشح ہوتا ہو، نیک نیتی سے اور اس غرض کے لیے جس کا پورا کرنا ان کے ذریعے مطلوب تھا وضع کردہ، کی گئی یا کیے گئے متصور ہوں گے۔]

انتخابات دستور کے تحت منعقد شدہ متصور ہوں گے۔

۲۷۰۔ب۔ دستور میں شامل کسی امر کے باوجود، فرمان انتخابات، (ایوانہائے پارلیمنٹ) وصوبائی اسمبلیاں، ۱۹۷۷ء[1] [عام انتخابات کے انصرام کا فرمان، ۲۰۰۲ء فرمان چیف ایگزیکٹو نمبر ۷ مجریہ ۲۰۰۲ء] کے تحت منعقد شدہ، ایوانوں اور صوبائی اسمبلیوں کے لئے انتخابات، دستور کے تحت منعقد شدہ متصور ہونگے اور بحسبہٖ موثر ہوں گے۔]

ججوں کے عہدہ کا حلف وغیرہ۔

[2][**۲۷۰۔ج۔** آئین میں شامل کسی امر کے باوجود، عدالتِ عظمیٰ، عدالت ہائے عالیہ اور وفاقی شرعی عدالت کے ججوں کے طور پر مقرر شدہ تمام اشخاص جنہوں نے فرمان (جج صاحبان) عہدہ کا حلف، ۲۰۰۰ء (نمبر ۱ مجریہ ۲۰۰۰ء) کے تحت حلف اٹھایا ہے یا جن کا مذکورہ فرمان کے تحت حلف نہ دیئے جانے یا نہ اٹھانے کی وجہ سے جج کے عہدہ پر فائز رہنا ختم ہوگیا ہے، آئین کے تحت مقرر شدہ یا مذکورہ عہدہ پر فائز نہ رہنا، جیسی بھی صورت ہو، متصور ہوگا اور عہدہ کا مذکورہ تقرر یا اختتام بحسبہٖ موثر ہوگا۔]

پہلی قومی اسمبلی۔

[3]**۲۷۱۔** (۱) دستور میں شامل کسی امر کے باوجود، لیکن [4][آرٹیکل ۶۳'] آرٹیکل ۶۴ اور آرٹیکل ۲۲۳ کے تابع،۔

---

[1] فرمان قانونی ڈھانچہ، ۲۰۰۲ء (فرمان چیف ایگزیکٹو نمبر ۲۴ مجریہ ۲۰۰۲ء) کے آرٹیکل ۳ اور جدول کی رو سے شامل کیے گئے۔

[2] ۲۷/اکتوبر ۱۹۷۳ء سے پانچ سال مدت کے دوران آرٹیکل ۲۷۱ اس طرح موثر ہوگا گویا کہ:
(الف) اس کی شق (۴) کے بعد حسب ذیل نئی شق شامل کر دی گئی ہو، یعنی:
"۴ (الف)، شق (۴) میں محولہ کوئی شخص ۱۵/نومبر ۱۹۷۳ء کو یا اس سے قبل کسی وقت اپنی نشستوں میں سے کسی ایک سے استعفیٰ دے دیگا، اور اگر وہ بایں طور استعفیٰ نہ دے تو وہ نشست جس پر وہ پہلے منتخب ہوا تھا خالی ہو جائے گی، اور
(ب) اس کی شق (۳) میں الفاظ "انتخابی عذرداری" کے بعد الفاظ یا بصورت دیگر شامل کر دیے گئے ہوں، دیکھئے فرمان ازالہ مشکلات (دوہری رکنیت پر پابندی)، ۱۹۷۳ء (فرمان صدر نمبر ۴۳ بحریہ ۱۹۷۳ء)۔

[3] دستور (ترمیم چہارم) ایکٹ، ۱۹۷۵ء کی دفعہ ۹ کی رو سے شامل کیے گئے (نفاذ پذیر از ۲۱/نومبر، ۱۹۷۵ء)۔

[1][(الف) پہلی قومی اسمبلی حسب ذیل پر مشتمل ہوگی--

(اول) ان اشخاص پر جو یوم آغاز سے عین قبل موجود پاکستان کی قومی اسمبلی میں حلف اٹھا چکے ہیں، اور

(دوم) ان اشخاص پر جو آرٹیکل ۵۱ کی شق (۲ الف) میں محولہ نشستوں کو پُر کرنے کے لئے اسمبلی کے ارکان کی طرف سے قانون کے مطابق منتخب کئے جائیں گے،

اور، تاوقتیکہ اسے اس سے قبل توڑ نہ دیا جائے، چودہ اگست، سن انیس سو ستتر تک برقرار رہے گی؛ اور دستور میں قومی اسمبلی کی 'کُل رکنیت' کے حوالے کا مفہوم بحسبہٖ لیا جائے گا؛]

(ب) پہلی قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہونے اور رہنے کے لئے اہلیتیں اور نا اہلیتیں، ماسوائے یوم آغاز کے بعد اتفاقی طور پر خالی ہونے والی نشستیں پُر کرنے والے [، یا آرٹیکل ۵۱ کی شق (۲ الف) میں محولہ زائد نشستوں کے لئے منتخب ہونے والے] ارکان کے، وہی ہوں گی جو کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے عبوری دستور کے تحت مقرر کی گئی تھیں:

مگر شرط یہ ہے کہ ملازمت پاکستان میں کسی منفعت بخش عہدہ پر فائز کوئی شخص یوم آغاز سے تین ماہ کے ختم ہونے کے بعد، پہلی قومی اسمبلی کا رکن برقرار نہیں رہے گا۔

(۲) اگر شق (۱) کے پیرا (الف) میں محولہ کوئی شخص، یوم آغاز سے عین قبل، کسی صوبائی اسمبلی کا بھی رکن ہو، تو وہ قومی اسمبلی یا صوبائی اسمبلی میں کوئی نشست نہیں سنبھالے گا تاوقتیکہ وہ اپنی کسی ایک نشست سے مستعفی نہ ہو جائے۔

(۳) پہلی قومی اسمبلی میں، کسی رکن کی وفات یا استعفیٰ کی وجہ سے یا اس کے نا اہل ہو جانے کے نتیجہ میں، یا کسی انتخابی عذرداری کے حتمی فیصلے کی بناء پر رکن نہ رہنے کی وجہ سے، اتفاقی طور پر خالی ہونے والی کسی نشست کو، جس میں یوم آغاز سے قبل موجود پاکستان کی قومی اسمبلی کی کوئی ایسی خالی نشست بھی شامل ہے جو اس دن سے قبل پُر نہیں کی گئی تھی، اس طریقہ

---

[1] دستور (ترمیم چہارم) ایکٹ ۱۹۷۵ء، (نمبر ۱۷ بابت ۱۹۷۵ء) کی دفعہ ۹ کی رُو سے شامل کئے گئے (نفاذ پذیر از ۲۱ نومبر، ۱۹۷۵ء)۔

سے پُر کیا جا سکے گا جس طریقے سے وہ یوم آغاز سے قبل پُر کی جاتی۔

(۴) شق (۱) کے پیرا (الف) میں محولہ کوئی شخص قومی اسمبلی میں نہ بیٹھے گا نہ ووٹ دے گا، تاوقتیکہ اس نے آرٹیکل ۶۵ کے تحت مقررہ حلف نہ اٹھا لیا ہو اور، اگر، ظاہر کردہ معقول وجوہ کی بناء پر قومی اسمبلی کے اسپیکر کی جانب سے دی گئی اجازت کے بغیر، وہ اسمبلی کے پہلے اجلاس کے دن سے اکیس دن کے اندر حلف اٹھانے سے قاصر رہے، تو اس مدت کے اختتام پر اس کی نشست خالی ہو جائے گی۔

[1][2]۲۷۲۔ [3]☆ دستور میں شامل کسی امر کے باوجود، لیکن [4][آرٹیکل ۶۳ اور] آرٹیکل ۲۲۳ کے تابع،-- سینٹ کی پہلی تشکیل[2]۔

(الف) سینٹ، دستور کے تحت پہلی قومی اسمبلی کا وجود برقرار رہنے تک، پینتالیس ارکان پر مشتمل ہوگی اور آرٹیکل ۵۹ کے احکام اس طرح متاثر ہوں گے گویا کہ، اس کی شق (۱) کے پیرا (الف) میں لفظ ''چودہ'' کی بجائے لفظ ''دس'' اور مذکورہ شق کے پیرا (ب) میں لفظ ''پانچ'' کی بجائے لفظ ''تین'' تبدیل کر دیا گیا ہو اور دستور میں سینٹ کی ''کل رکنیت'' کے حوالے کا مفہوم بحسبہٖ لیا جائے گا؛

(ب) سینٹ کے منتخب یا چنے ہوئے ارکان کو قرعہ اندازی کے ذریعے دو گروہوں میں تقسیم کیا جائے گا، پہلے گروہ میں ہر صوبے سے پانچ ارکان، وفاق کے

---

[1] ۹/جون، ۱۹۷۳ء اور ۱۴/اگست ۱۹۷۴ء کے درمیان آرٹیکل ۲۷۲ فرمان انتخاب سینٹ، ۱۹۷۳ء (فرمان صدر نمبر ۸ بحریہ ۱۹۷۳ء) کی رو سے کی گئی مندرجہ ذیل تبدیلیوں کے تابع مؤثر ہوا تھا، یعنی:-

مذکورہ آرٹیکل میں، شق (۱) کے بعد حسب ذیل نئی شق کا اضافہ کر دیا جائے گا، یعنی:

''(۲) جب تک کہ پارلیمنٹ اس سلسلے میں قانون کے ذریعہ احکام وضع نہ کر دے صدر سینٹ کی باقاعدہ تشکیل، اور اس کے لئے انتخاب، کی اغراض کے لئے، بذریعہ فرمان حسب ذیل محولہ معاملات میں سے کسی کے لئے احکام وضع کر سکے گا --

(الف) آرٹیکل ۶۳ کی شق (۱) کے پیرا (د) اور (ہ)؛

(ب) آرٹیکل ۲۲۴ کے پیرا (د)، (ہ) اور (و)؛ اور

(ج) آرٹیکل ۲۲۵ کے پیرا (د)، (ہ) اور (و)

[2] دستور (ترمیم بل، ایکٹ، ۱۹۷۴ء (نمبر ۳۳ بابت ۱۹۷۴ء) کی دفعہ ۱۶ کی رو سے شامل کیا گیا، (نفاذ پذیر از ۳ ستمبر، ۱۹۷۴ء)۔

[3] قوسین اور ہندسہ ''(۱)'' دستور (ترمیم چہارم) ایکٹ، ۱۹۷۵ء (نمبر ۱۱ بابت ۱۹۷۵ء) کی دفعہ ۱۹ کی رو سے حذف کئے گئے (نفاذ پذیر از ۲۱/نومبر ۱۹۷۵ء)

[4] بحوالہ عین ماقبل شامل کئے گئے۔

زیر انتظام قبائلی علاقوں سے دو ارکان اور وفاقی دارالحکومت سے ایک رکن شامل ہوگا اور دوسرے گروہ میں ہر صوبے سے پانچ ارکان، مذکورہ علاقوں سے ایک رکن اور وفاقی دارالحکومت سے ایک رکن شامل ہوگا؛

(ج) پہلے گروہ اور دوسرے گروہ کے ارکان کی میعاد عہدہ بالترتیب دو سال اور چار سال ہوگی؛

(د) سینٹ کے ارکان کی اپنی اپنی میعاد ختم ہونے کے بعد ان کی جگہ منتخب ہونے یا چنے جانے والے ارکان کے عہدے کی میعاد چار سال ہوگی؛

(ہ) اتفاقی طور پر خالی ہونے والی جگہ پُر کرنے کے لئے منتخب ہونے یا چنے جانے والے شخص کے عہدے کی میعاد اس رکن کی باقی ماندہ میعاد عہدہ کے برابر ہوگی جس کی جگہ پُر کرنے کے لئے وہ منتخب ہو یا چنا گیا ہو؛

(و) قومی اسمبلی کا پہلا عام انتخاب منعقد ہوتے ہی سینٹ کے لئے ہر صوبے سے چار مزید ارکان اور وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقوں سے دو مزید ارکان منتخب کئے جائیں گے؛ اور

(ز) پیرا (و) کے تحت منتخب ہونے والے ارکان میں سے نصف کی جن کا تعین بذریعہ قرعہ اندازی کیا جائے گا میعاد عہدہ پہلے گروہ کے ارکان کی باقی ماندہ میعاد عہدہ ہوگی اور دوسرے نصف کی میعاد عہدہ دوسرے گروہ کے ارکان کی باقی ماندہ میعاد عہدہ ہوگی۔

پہلی صوبائی اسمبلی۔ [1][2][3]۔ (۱) دستور میں شامل کسی امر کے باوجود، لیکن [2] آرٹیکل ۶۳،] آرٹیکل ۶۴ اور آرٹیکل ۲۲۳ کے تابع،-

[3] [(الف) دستور کے تحت کسی صوبے کی پہلی اسمبلی حسب ذیل پر مشتمل ہوگی --

---

[1] ۲۷/اکتوبر ۱۹۷۳ء سے پانچ سال کی مدت کے دوران آرٹیکل ۲۷۳ اس طرح مسکوڑ ہوگا گویا کہ اس کی شق (۲) میں، الفاظ "انتخابی عذرداری" کے بعد الفاظ "یا بصورت دیگر" شامل کر دیئے گئے ہوں، دیکھئے فرمان ازالہ مشکلات (دوہری رکنیت پر پابندی) ۱۹۷۳ء (فرمان صدر نمبر ۲۲ بحریہ ۱۹۷۳ء)۔

[2] دستور (ترمیم چہارم) ایکٹ، ۱۹۷۵ء (نمبر ۱۷ بابت ۱۹۷۵ء) کی دفعہ ۱۱ کی رُو سے شامل کئے گئے (نفاذ پذیر از ۲۱ نومبر، ۱۹۷۵ء)۔

[3] بحوالہ عین ماقبل تبدیل کی گئی۔

(اول) یوم آغاز سے عین قبل موجود اس صوبے کی اسمبلی کے ارکان پر؛ اور

(دوم) ان زائد ارکان پر جو آرٹیکل ۱۰۶ کی شق (۳) میں محولہ نشستوں کو پُر کرنے کے لئے ارکان کی طرف سے قانون کے مطابق منتخب کئے جائیں گے،

اور، تاوقتیکہ اسے اس سے قبل توڑ نہ دیا جائے، چودہ اگست، سن انیس سو ستتر تک برقرار رہے گی اور دستور میں کسی صوبے کی اسمبلی کی "کل رکنیت" کا مفہوم بحسبہٖ لیا جائے گا؛]

(ب) کسی صوبے کی پہلی اسمبلی کے رکن منتخب ہونے اور رہنے کے لئے اہلیتیں اور نا اہلیتیں، ماسوائے یوم آغاز کے بعد اتفاقی طور پر خالی ہونے والی نشستیں پُر کرنے والے [لے][یا آرٹیکل ۱۰۶ کی شق (۳) میں محولہ زائد نشستوں کیلئے منتخب ہونے والے] ارکان کے لئے، وہی ہوں گی جو کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے عبوری دستور کے تحت مقرر کی گئی تھیں:

مگر شرط یہ ہے کہ ملازمت پاکستان میں کسی منفعت بخش عہدہ پر فائز کوئی شخص یوم آغاز سے تین ماہ کے اختتام کے بعد، اسمبلی کا رکن برقرار نہیں رہے گا۔

(۲) کسی صوبے کی پہلی اسمبلی میں، کسی رکن کی وفات یا استعفے کی وجہ سے یا اس کے نا اہل ہو جانے کے نتیجہ میں، یا کسی انتخابی عذرداری کے حتمی فیصلے کی بناء پر رکن نہ رہنے کی وجہ سے، اتفاقی طور پر خالی ہونے والی کسی نشست کو، جس میں یوم آغاز سے عین قبل موجود اس صوبے کو اسمبلی کی کوئی ایسی خالی نشست بھی شامل ہے جو اس دن سے قبل پُر نہ کی گئی تھی، اسی طریقہ سے پُر کیا جا سکے گا، جس طریقے سے وہ یوم آغاز سے عین قبل پُر کی جاتی۔

(۳) شق (۱) کے پیرا (الف) میں محولہ کوئی رکن، صوبائی اسمبلی میں نہ بیٹھے گا نہ ووٹ دے گا، تاوقتیکہ اس نے آرٹیکل ۶۵ بشمول آرٹیکل ۱۲۷ کے تحت مقررہ حلف نہ اٹھا لیا ہو اور، اگر، ظاہر کردہ معقول وجوہ کی بناء پر صوبائی اسمبلی کے اسپیکر کی جانب سے دی گئی اجازت کے بغیر وہ صوبائی اسمبلی کے پہلے اجلاس کے دن سے اکیس روز کے اندر اندر حلف لینے

لے دستور (ترمیم چہارم) ایکٹ، ۱۹۷۵ء (نمبر ۱۷ بابت ۱۹۷۵ء) کی دفعہ ۱ کی رو سے شامل کئے گئے۔

سے قاصر رہے، تو اس مدت کے اختتام پر اس کی نشست خالی ہو جائے گی۔

جائیداد، اثاثہ جات، حقوق، ذمہ داریوں اور وجوب کا تصرف۔

۲۷۴۔ (۱) تمام جائیداد اور اثاثے جو یوم آغاز سے عین قبل صدر یا وفاقی حکومت کے تصرف میں تھے یوم مذکورہ سے وفاقی حکومت کے تصرف میں رہیں گی تاوقتیکہ انہیں ایسی اغراض کے لئے استعمال نہ کیا جاتا ہو، جو یوم مذکور پر کسی صوبے کی حکومت کی اغراض بن گئی ہوں، تو ایسی صورت میں، اس دن سے، ان پر اس صوبے کی حکومت کا تصرف ہو جائے گا۔

(۲) تمام املاک اور اثاثے جو، یوم آغاز سے عین قبل، کسی صوبے کی حکومت کے تصرف میں تھے، یوم مذکور سے، اس صوبے کی حکومت کے تصرف میں رہیں گے تاوقتیکہ انہیں ایسی اغراض کے لئے استعمال نہ کیا جاتا ہو، جو یوم مذکور پر وفاقی حکومت کی اغراض بن گئی ہوں، تو ایسی صورت میں، اس دن سے، ان پر وفاقی حکومت کا تصرف ہو جائے گا۔

(۳) وفاقی حکومت یا کسی صوبے کی حکومت کے جملہ حقوق، ذمہ داریاں اور وجوب، خواہ وہ کسی معاہدے سے پیدا ہوئے ہوں یا بصورت دیگر، یوم آغاز سے بالترتیب وفاقی حکومت یا اس صوبے کی حکومت کے حقوق، ذمہ داریاں اور وجوب رہیں گے بجز اس کے کہ ــــــ

(الف) کسی ایسے معاملے سے متعلق جملہ حقوق، ذمہ داریاں اور وجوب جو، یوم مذکور سے عین قبل، وفاقی حکومت کی ذمہ داری تھی، لیکن جو دستور کے تحت، کسی صوبے کی حکومت کی ذمہ داری بن گئے ہیں، اس صوبے کی حکومت کو منتقل ہو جائیں گے؛ اور

(ب) کسی ایسے معاملے سے متعلق جملہ حقوق، ذمہ داریاں اور وجوب جو، یوم مذکور سے عین قبل، کسی صوبائی حکومت کی ذمہ داری تھے، لیکن جو دستور کے تحت، وفاقی حکومت کی ذمہ داری بن گئے، وفاقی حکومت کو منتقل ہو جائیں گے۔

ملازمت پاکستان میں اختصاص کا عہدوں پر برقرار رہنا وغیرہ۔

۲۷۵۔ (۱) دستور کے تابع اور آرٹیکل ۲۴۰ کے تحت قانون بننے تک، کوئی شخص جو یوم آغاز سے عین

قبل ملازمت پاکستان میں تھا، اس تاریخ سے انہی شرائط پر ملازمت پاکستان میں برقرار رہے گا، جن کا اس دن سے عین قبل اسلامی جمہوریہ پاکستان کے عبوری دستور کے تحت اس پر اطلاق ہوتا تھا۔

(۲) شق (۱) اس شخص کی بابت بھی اطلاق پذیر ہوگی جو یوم آغاز سے عین قبل حسب ذیل عہدہ پر فائز تھا ــــــ

(الف) چیف جسٹس پاکستان یا عدالت عظمیٰ کا دیگر جج، یا کسی عدالتِ عالیہ کا چیف جسٹس یا دیگر جج؛

(ب) کسی صوبے کا گورنر؛

(ج) کسی صوبے کا وزیر اعلیٰ؛

(د) قومی اسمبلی یا کسی صوبائی اسمبلی کا اسپیکر یا ڈپٹی اسپیکر؛

(ہ) چیف الیکشن کمشنر؛

(و) پاکستان کا اٹارنی جنرل یا کسی صوبے کا ایڈووکیٹ جنرل؛ یا

(ز) پاکستان کا محاسب اعلیٰ۔

(۳) دستور میں شامل کسی امر کے باوجود، یوم آغاز سے چھ ماہ کی مدت کے لئے کوئی وفاقی وزیر یا کوئی وزیر مملکت یا کسی صوبے کا وزیر اعلیٰ یا کوئی صوبائی وزیر ایسا شخص ہو سکے گا جو[1] مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ)] یا، جیسی بھی صورت ہو، اس صوبے کی صوبائی اسمبلی کا رکن نہ ہو؛ اور ایسے وزیر اعلیٰ اور صوبائی وزیر کو صوبائی اسمبلی میں یا اس کی کسی ایسی کمیٹی میں، جس کا اسے رکن نامزد کیا جائے، تقریر کرنے اور بصورت دیگر کارروائی میں حصہ لینے کا حق ہوگا، البتہ اس شق کی رو سے وہ ووٹ دینے کا مستحق نہیں ہوگا۔

---

[1] احیائے دستور ۱۹۷۳ء کا فرمان، ۱۹۸۵ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ بحریہ ۱۹۸۵ء) کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے "پارلیمنٹ" کی بجائے تبدیل کیے گئے۔

(۴) کوئی شخص، جو اس آرٹیکل کے تحت کسی ایسے عہدہ پر برقرار رکھا جائے جس کے لئے جدول سوم میں حلف کی عبارت مقرر کی گئی ہے، یوم آغاز کے بعد، جس قدر جلد ممکن العمل ہو، شخص مجاز کے سامنے مذکورہ عبارت میں حلف اٹھائے گا۔

(۵) دستور اور قانون کے تابع .....

(الف) کل دیوانی، فوجداری اور مال کی عدالتیں جو یوم آغاز سے عین قبل اپنا اختیار سماعت استعمال کر رہی ہوں اور کارہائے منصبی انجام دے رہی ہوں، یوم مذکورہ سے اپنے اپنے اختیارات سماعت استعمال کرتی رہیں گی اور کارہائے منصبی انجام دیتی رہیں گی؛ اور

(ب) تمام پاکستان میں جملہ ہیئت ہائے مجاز اور افسران (خواہ عدالتی، انتظامی، مال گزاری یا وزارتی) یوم آغاز سے عین قبل، جو کارہائے منصبی انجام دے رہے ہوں، یوم مذکورہ سے اپنے کارہائے منصبی انجام دیتے رہیں گے۔

پہلے صدر کا حلف۔ ۲۷۶۔ دستور میں شامل کسی امر کے باوجود، پہلا صدر، چیف جسٹس پاکستان کی غیر حاضری میں، آرٹیکل ۴۲ میں محولہ حلف قومی اسمبلی کے اسپیکر کے سامنے اٹھا سکے گا۔

عبوری مالی احکام۔ ۲۷۷۔ (۱) تیس جون سن ایک ہزار نو سو چوہتر کو ختم ہونے والے مالی سال کے لئے صدر کی مصدقہ، منظور شدہ مصارف کی جدول، اس سال کے لئے وفاقی مجموعی فنڈ سے خرچ کے لئے بدستور اختیار، جائز رہے گی۔

(۲) صدر یکم جولائی سن ایک ہزار نو سو تہتر سے شروع ہونے والے مالی سال سے قبل کسی مالی سال کے لئے، وفاقی حکومت کے خرچ (جو اس سال کے لئے منظور شدہ خرچ سے زیادہ ہو)، کی بابت، وفاقی مجموعی فنڈ سے رقوم کی باز خواست کی منظوری دے سکے گا۔

(۳) شق (۱) اور (۲) کے احکام کا کسی صوبے پر اور اس کی بابت اطلاق ہوگا، اور اس غرض کیلئے .....

(الف) ان احکام میں صدر کے لئے کسی حوالے کو اس صوبہ کے گورنر کے حوالے کے طور پر

پڑھا جائے گا؛ اور

(ب) ان احکام میں وفاقی حکومت کے لئے کسی حوالے کو اس صوبے کی حکومت کے حوالے کے طور پر پڑھا جائے گا؛ اور

(ج) ان احکام میں وفاقی مجموعی فنڈ کے لئے کسی حوالے کو، اس صوبے کے صوبائی مجموعی فنڈ کے حوالے کے طور پر پڑھا جائے گا۔

حسابات جن کا یوم آغاز سے پہلے محاسبہ نہ ہوا ہو۔

۲۷۸۔ محاسبِ اعلیٰ ان حسابات سے متعلق جو یوم آغاز سے قبل مکمل نہ ہوئے ہوں یا جن کا محاسبہ نہ ہوا ہو، وہی کارہائے منصبی انجام دے گا اور وہی اختیارات استعمال کرے گا جو دستور کی رو سے، وہ دیگر حسابات کی بابت انجام دینے یا استعمال کرنے کا مجاز ہے اور آرٹیکل ۱۷۱، ضروری تغیر وتبدل کے ساتھ، بحسبہ اطلاق پذیر ہوگا۔

محصولات کا تسلسل۔

۲۷۹۔ دستور میں شامل کسی امر کے باوجود، یوم آغاز سے عین قبل نافذ العمل کسی قانون کے تحت عائد کردہ تمام محصولات اور فیسیں اس وقت تک برقرار رہیں گی جب تک انہیں مناسب مقننہ کے ایکٹ کے ذریعے تبدیل یا منسوخ نہ کر دیا جائے۔

ہنگامی حالت کے اعلان کا تسلسل۔

۲۸۰۔ تیس نومبر ایک ہزار نو سو اکہتر کو جاری کردہ ہنگامی حالت کا اعلان آرٹیکل ۲۳۲ کے تحت جاری کردہ ہنگامی حالت کا اعلان متصور ہوگا، اور اس کی شق (۷) اور شق (۸) کی اغراض کے لئے یوم آغاز پر جاری کردہ متصور ہوگا، اور اس اعلان کی رو سے کوئی قانون قاعدہ یا حکم جو جاری کیا گیا ہو یا جس کا جاری کیا جانا مترشح ہوتا ہو، جائز طور پر جاری کردہ متصور ہوگا۔ [[1] اور اس پر کسی عدالت میں حصہ دوم کے باب ۱ کی رو سے عطا کردہ حقوق میں سے کسی سے عدم مطابقت کی بنا پر اعتراض نہیں کیا جائے گا۔]

۱۔ دستور (ترمیم پنجم) ایکٹ ۱۹۷۶ء (نمبر ۶۲ بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۷ کی رو سے اضافہ کئے گئے اور عبوری طور پر یہ اضافہ شدہ متصور ہوں گے۔

[1] ضمیمہ

(آرٹیکل ۲الف)

قرارداد مقاصد

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

چونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کل کائنات کا بلاشرکت غیرے حاکم مطلق ہے اور پاکستان کے جمہور کو جو اختیار و اقتدار اس کی مقرر کردہ حدود کے اندر استعمال کرنے کا حق ہوگا وہ ایک مقدس امانت ہے؛

مجلس دستور ساز نے جو جمہور پاکستان کی نمائندہ ہے آزاد و خودمختار مملکت پاکستان کے لئے ایک دستور مرتب کرنے کا فیصلہ کیا ہے؛

جس کی رو سے مملکت اپنے اختیارات و اقتدار کو جمہور کے منتخب کردہ نمائندوں کے ذریعے استعمال کرے گی؛

جس کی رُو سے جمہوریت، حریت، مساوات، رواداری اور عدل عمرانی کے اصولوں کو جس طرح اسلام نے ان کی تشریح کی ہے پورے طور پر ملحوظ رکھا جائے گا؛

جس کی رُو سے مسلمانوں کو اس قابل بنایا جائے گا کہ وہ انفرادی اور اجتماعی طور پر اپنی زندگی کو اسلامی تعلیمات و مقتضیات کے مطابق جس طرح کہ قرآن پاک و سنت میں ان کا تعین کیا گیا ہے، ترتیب دے سکیں؛

جس کی رُو سے اس امر کا قرار واقعی انتظام کیا جائے گا کہ اقلیتیں آزادی کے ساتھ اپنے مذہبوں پر عقیدہ رکھ سکیں اور ان پر عمل کر سکیں اور اپنی ثقافتوں کو ترقی دے سکیں؛

جس کی رُو سے وہ علاقے جو اب تک پاکستان میں داخل یا شامل ہو گئے ہیں اور ایسے دیگر علاقے جو آئندہ پاکستان میں داخل یا شامل ہو جائیں ایک وفاقیہ بنائیں گے جس کے صوبوں کو مقررہ اختیارات و

---

[1] نیا ضمیمہ فرمان صدر نمبر ۱۴ بحریہ ۱۹۸۵ء کے آرٹیکل ۲ اور جدول کی رو سے شامل کیا گیا۔

اقتدار کی حد تک خود مختاری حاصل ہوگی؛

جس کی رُو سے بنیادی حقوق کی ضمانت دی جائے گی اور ان حقوق میں جہاں تک کہ قانون و اخلاق اجازت دیں مساوات حیثیت ومواقع ، قانون کی نظر میں برابری، عمرانی، اقتصادی اور سیاسی انصاف، اظہار خیال، عقیدہ، دین، عبادت اور شرکت کی آزادی شامل ہوگی؛

جس کی رُو سے اقلیتوں اور پسماندہ و پست طبقوں کے جائز حقوق کے تحفظ کا قرار واقعی انتظام کیا جائے گا؛

جس کی رُو سے نظام عدل گستری کی آزادی پوری طرح محفوظ ہوگی؛

جس کی رُو سے وفاقیہ کے علاقوں کی صیانت، اس کی آزادی اور اس کے جملہ حقوق کا جن میں اس کے خشکی وتری اور فضا پر صیانت کے حقوق شامل ہیں تحفظ کیا جائے گا؛

تا کہ اہل پاکستان فلاح و بہبود حاصل کریں اور اقوام عالم کی صف میں اپنا جائز و ممتاز مقام حاصل کرسکیں اور امن عالم برقرار رکھنے اور بنی نوع انسان کی ترقی وخوش حالی کے لئے پوری کوششیں کرسکیں]۔

———————

[1][جدول اوّل

[آرٹیکل ۸(۳)(ب)اور(۴)]

آرٹیکل ۸(۱)اور(۲) کے نفاذ سے مستثنیٰ قوانین

حصّہ ۱

۱۔فرامین صدر

۱۔ فرمان (جائیداد) انضمامی ریاست،۱۹۶۱ء(فرمان صدر نمبر۱۲مجریہ۱۹۶۱ء)

۲۔ فرمان اقتصادی اصلاحات،۱۹۷۲ء(فرمان صدر نمبر۱مجریہ۱۹۷۲ء)

۲۔ ضوابط

۱۔ ضابطہ اصلاحات اراضی،۱۹۷۲ء

۲۔ ضابطہ(بلوچستان پٹ فیڈ رکنیال) اصلاحات اراضی،۱۹۷۲ء

۳۔ ضابطہ(صنعتوں کا تحفظ) اقتصادی اصلاحات،۱۹۷۲ء

۴۔ ضابطہ(چترال)تقسیم جائیداد،۱۹۷۴ء(نمبر۲مجریہ۱۹۷۴ء)

۵۔ ضابطہ چترال،تصفیہ تنازعات جائیداد غیر منقولہ،۱۹۷۴ء(نمبر۳مجریہ۱۹۷۴ء)

۶۔ ضابطہ (ترمیمی) (توارث وتقسیم جائیداد اور تصفیہ تنازعات جائیداد غیر منقولہ) دیر وسوات ۱۹۷۵ء(نمبر۲مجریہ۱۹۷۵ء)

[2][۷۔ ضابطہ(ترمیمی)(چترال) تصفیہ تنازعات جائیداد غیر منقولہ،۱۹۷۶ء(نمبر۲مجریہ۱۹۷۶ء)]

---

[1] جدول اول جس طرح کہ اس میں دستور(ترمیم اول)ایکٹ ۱۹۷۴ء(نمبر۳۳بابت ۱۹۷۴ء) کی دفعہ ۱۷ (نفاذ پذیر از ۳۱مئی ۱۹۷۴ء) کی رو سے ترمیم کی گئی تھی دستور(ترمیم چہارم)ایکٹ ۱۹۷۵ء(نمبر۱۷بابت ۱۹۷۵ء) کی دفعہ ۱۲ (نفاذ پذیر از ۲۱نومبر ۱۹۷۵ء) کی رو سے تبدیل کردی گئی۔

[2] مندرج ۷ کا دستور(ترمیم پنجم)ایکٹ ۱۹۷۶ء(نمبر۶۲بابت ۱۹۷۶ء) کی دفعہ ۱۸ کی رو سے اضافہ کیا گیا (نفاذ پذیر از ۳رستمبر ۱۹۷۶ء)۔

۳۔ وفاقی قوانین

۱۔ اصلاحات اراضی (ترمیمی) ایکٹ،۱۹۷۴ء(نمبر۳۰بابت۱۹۷۴ء)

۲۔ اصلاحات اراضی (ترمیمی) ایکٹ،۱۹۷۵ء(نمبر۳۹بابت۱۹۷۵ء)

[۱][۳۔ آٹا پیسنے کی ملوں کے انضباط اور ترقی کا ایکٹ،۱۹۷۶ء(نمبر۵۷بابت۱۹۷۶ء)

۴۔ چاول چھڑنے کی ملوں کے انضباط اور ترقی کا ایکٹ،۱۹۷۶ء(نمبر۵۸بابت۱۹۷۶ء)

۵۔ کپاس بیلنے کی ملوں کے انضباط اور ترقی کا ایکٹ،۱۹۷۶ء(نمبر۵۹بابت۱۹۷۶ء)]

۴۔ صدر کے جاری کردہ آرڈیننس

اصلاحات اراضی (ترمیمی) آرڈیننس،۱۹۷۵ء(نمبر۲۱مجریہ۱۹۷۵ء)اور مذکورہ آرڈیننس کی جگہ لینے کے لئے وضع کردہ وفاقی ایکٹ۔

۵۔ صوبائی ایکٹ

۱۔ اصلاحات اراضی (ترمیم بلوچستان) ایکٹ،۱۹۷۴ء(بلوچستان ایکٹ نمبر۱۱بابت۱۹۷۴ء)

۲۔ اصلاحات اراضی (ضابطہ پٹ فیڈر کینال) (ترمیمی) ایکٹ،۱۹۷۵ء(بلوچستان ایکٹ نمبر۷ بابت۱۹۷۵ء)

[۲][۶۔ صوبائی آرڈیننس

اصلاحات اراضی (پٹ فیڈر کینال) (ترمیمی) آرڈیننس،۱۹۷۶ء]

---

۱ اندراج ۳۳ تا ۵۵ کا دستور (ترمیم پنجم) ایکٹ،۱۹۷۶ء(نمبر۶۲بابت۱۹۷۶ء) کی دفعہ۱۸ کی رو سے اضافہ کیا گیا (نفاذ پذیر از ۱۳ ستمبر،۱۹۷۶ء)۔

۲ ذیلی عنوان ۶ اور اندراج کا دستور (ترمیم پنجم) ایکٹ،۱۹۷۶ء(نمبر۶۲بابت۱۹۷۶ء) کی دفعہ۱۸ کی رو سے اضافہ کیا گیا (نفاذ پذیر از ۱۳ ستمبر۱۹۷۶ء)۔

حصہ ۲

۱۔ فرامین صدر

۱۔ فرمان (حصول ومنتقلی) معدنیات، ۱۹۶۱ء (فرمان صدر نمبر ۸ مجریہ، ۱۹۶۱ء)

۲۔ فرمان (انتظامی ایجنسی اور انتخاب نظماً) کمپنیات، ۱۹۷۲ء (فرمان صدر نمبر ۲ مجریہ، ۱۹۷۲ء)

۳۔ فرمان (اصلاحات) انجمن ہائے امداد باہمی، ۱۹۷۲ء (فرمان صدر نمبر ۹ مجریہ، ۱۹۷۲)

۴۔ فرمان (قومی تحویل میں لینا) بیمہ زندگی، ۱۹۷۲ء (فرمان صدر نمبر ۱۰ مجریہ، ۱۹۷۲ء)

۵۔ فرمان (زیر سماعت مقدمات) مارشل لاء، ۱۹۷۲ء (فرمان صدر نمبر ۱۴ مجریہ، ۱۹۷۲ء)

۶۔ فرمان (تنسیخ صرف ہائے خاص ومراعات) انضمامی ریاستوں کے حکمران، ۱۹۷۲ء (فرمان صدر نمبر ۱۵ مجریہ، ۱۹۷۲ء)

۷۔ فرمان (تنسیخ) صنعتی منظوریاں اور اجازت نامے، ۱۹۷۲ء (فرمان صدر نمبر ۱۶ مجریہ، ۱۹۷۲ء)

۸۔ فرمان (خصوصی عدالت) ترمیم قانون فوجداری، ۱۹۷۲ء (فرمان صدر نمبر ۲۰ مجریہ، ۱۹۷۲ء)

۲۔ ضوابط

۱۔ ضابطہ (تصرف جائیداد) راولپنڈی، ۱۹۵۹ء

۲۔ ضابطہ دارالحکومت پاکستان، ۱۹۶۰ء

۳۔ ضابطہ (املاک متروکہ) تنقیح دعاوی، ۱۹۶۱ء

۴۔ ضابطہ (گوشواروں اور غلط اظہار کی تصحیح)، محصول آمدنی، ۱۹۶۹ء

۵۔ ضابطہ ناجائز تصرف جائیداد، ۱۹۶۹ء

۶۔ ضابطہ (احکام خاص) ملازمت سے برطرفی، ۱۹۶۹ء

۷۔ ضابطہ (سزا) ظاہری ذرائع سے بڑھ چڑھ کر زندگی گزارنا، ۱۹۶۹ء

۸۔ ضابطہ (ناجائز قبضہ کی بازیافت) سرکاری زرعی اراضی، ۱۹۶۹ء

۹۔ ضابطہ (دشمن کو واجب الادا رقم کی ادائیگی) املاک دشمن، ۱۹۷۰ء

۱۰۔ ضابطہ (بڑی مالیت کے) کرنسی نوٹوں کی واپسی، ۱۹۷۱ء

۱۱۔ ضابطہ (بازیافت) املاک متروکہ کی مالیت اور سرکاری واجبات، ۱۹۷۱ء

۱۲۔ ضابطہ (تصفیہ تنازعات) ضلع پشاور اور قبائلی علاقہ جات، ۱۹۷۱ء

۱۳۔ ضابطہ (فنڈز کی جانچ پڑتال) کنونشن مسلم لیگ اور عوامی لیگ، ۱۹۷۱ء

۱۴۔ ضابطہ غیر ملکی زرمبادلہ کی واپسی، ۱۹۷۲ء

۱۵۔ ضابطہ (اظہار) غیر ملکی اثاثہ جات، ۱۹۷۲ء

۱۶۔ ضابطہ (درخواست نظر ثانی) ملازمت سے برطرفی، ۱۹۷۲ء

۱۷۔ ضابطہ (قبضہ) نجی انتظام کے تحت اسکول اور کالج، ۱۹۷۲ء

۱۸۔ ضابطہ (تنسیخ فروخت) املاک دشمن، ۱۹۷۲ء

۱۹۔ ضابطہ (توارث و تقسیم جائیداد) دیروسوات، ۱۹۷۲ء

۲۰۔ ضابطہ (تصفیہ تنازعات جائیداد غیر منقولہ) دیروسوات، ۱۹۷۲ء

۲۱۔ ضابطہ (تنسیخ فروخت یا انتقال) مغربی پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن، ۱۹۷۲ء

۲۲۔ ضابطہ (متولیوں اور ناظموں کے بورڈ کی معطلی) نیشنل پریس ٹرسٹ، ۱۹۷۲ء

۲۳۔ ضابطہ (پنجاب) (بازادائی قرضہ جات) بنک ہائے امداد باہمی، ۱۹۷۲ء

۲۴۔ ضابطہ (سندھ) (بازادائی قرضہ جات) انجمن ہائے امداد باہمی، ۱۹۷۲ء

۳۔ صدر کے جاری کردہ آرڈیننس

۱۔ انضباط جہاز رانی آرڈیننس، ۱۹۵۹ء (نمبر ۱۳ مجریہ، ۱۹۵۹ء)

۲۔ جموں و کشمیر (انتظام جائیداد) آرڈیننس، ۱۹۶۱ء (نمبر ۳ مجریہ، ۱۹۶۱ء)

۳۔ مسلم عائلی قوانین آرڈیننس، ۱۹۶۱ء (نمبر ۸ مجریہ، ۱۹۶۱ء)

۴۔ تحفظ پاکستان (ترمیمی) آرڈیننس، ۱۹۶۱ء (نمبر ۱۴ مجریہ، ۱۹۶۱ء)

۵۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان (قبضہ) آرڈیننس، ۱۹۶۱ء (نمبر ۲۰ مجریہ ۱۹۶۱ء)

۶۔ تجارتی تنظیمیں آرڈیننس، ۱۹۶۱ء (نمبر ۴۵ مجریہ ۱۹۶۱ء)

۴۔ وفاقی ایکٹ

احتساب فلم ایکٹ، ۱۹۶۳ء (نمبر ۱۸ ابابت ۱۹۶۳ء)

۵۔ سابق صوبہ مغربی پاکستان کے گورنر کے جاری کردہ آرڈیننس

۱۔ تعلیمی و تربیتی ادارہ ہائے حکومت مغربی پاکستان آرڈیننس، ۱۹۶۰ء (مغربی پاکستان آرڈیننس نمبر ۱۱ مجریہ ۱۹۶۰ء)

۲۔ املاک وقف مغربی پاکستان آرڈیننس، ۱۹۶۱ء (مغربی پاکستان آرڈیننس نمبر ۲۸ مجریہ ۱۹۶۱ء)

۳۔ رجسٹری انجمنان (ترمیم مغربی پاکستان) آرڈیننس، ۱۹۶۲ء (مغربی پاکستان آرڈیننس نمبر ۹ مجریہ ۱۹۶۲ء)

۴۔ صنعت ہائے مغربی پاکستان (انضباط قیام و توسیع) آرڈیننس، ۱۹۶۳ء (مغربی پاکستان آرڈیننس نمبر ۴ مجریہ ۱۹۶۳ء)

۶۔ شمال مغربی سرحدی صوبہ کے گورنر کے جاری کردہ آرڈیننس

۱۔ تعلیمی و تربیتی ادارہ ہائے حکومت شمال مغربی سرحدی صوبہ آرڈیننس، ۱۹۷۱ء (شمال مغربی سرحدی صوبہ آرڈیننس نمبر ۳ مجریہ ۱۹۷۱ء)

۲۔ شمال مغربی سرحدی صوبہ چشمہ رائٹ بنک کینال پروجیکٹ (انضباط و انسداد سٹہ بازی در اراضی)، آرڈیننس، ۱۹۷۱ء (شمال مغربی سرحدی صوبہ آرڈیننس نمبر ۵ مجریہ ۱۹۷۱ء)

۳۔ شمال مغربی سرحدی صوبہ کوٹل زام پروجیکٹ (انضباط و انسداد سٹہ بازی در اراضی)، آرڈیننس، ۱۹۷۱ء (شمال مغربی سرحدی صوبہ آرڈیننس نمبر ۸ مجریہ ۱۹۷۱ء)]